سنگریزے عداوتوں کے
از نا معلوم لکھاری

# السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

# سنگریزے عداوتوں کے

از

نا معلوم

www.novelsclubb.com

۔"سنو نوریز، جب یہ سارا کام ہو جائے تو زرا میرے ساتھ مل کے ایک نظر اکاؤنٹس کے رجسٹر بھی دیکھ لینا، کافی عرصے سے میں حساب کتاب کی طرف دھیان ہی نہیں دے پایا۔ تم ایسا کرو آج رات یہیں رک جاؤ"۔ جبار نے کچھ لکھتے ہوئے ہاتھ روک کے میز کی دوسری طرف بیٹھے اپنے بیٹے کو فائل پہ جھکے کام کرتے دیکھ کہ کہا۔ آج وہ کسی بھی بہانے سے اسے یہیں روکنا چاہتے تھے۔

۔"یہ والا کام تو ختم ہو گیا ہے پاپا، اکاؤنٹس دیکھتے ہوئے تو کافی ٹائم لگ جانا ہے۔ ہمم تو میں پہلے زرا مما جان کو کال کر کے اپنے یہاں رکنے کا بتادوں پھر آپ اور میں آرام سے اکاؤنٹس دیکھ لیں گے"۔ نوریز نے فائل بند کر کے باپ کی طرف بڑھائی ساتھ ہی انکو بتا کے گھر کال کرنے کو اٹھ گیا جو جبار کو ناگوار گزرا تھا۔ ہر کام، ہر چیز سے زیادہ اسے اپنی ماں کا خیال رہتا تھا یہی بات جبار کو چبھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

۔"ہونہہ،اس عورت نے تمہیں بھی اپنے جیسادبواور وہمی بنا کرر کھ دیا ہے"۔ اس کے یوں اپنی ماں کے لیئے فکر مند ہو کے اٹھنے پہ جبار اپنے کا اظہار کی ئے بنا نارہ سکا۔ مگر نوریز نے ہمیشہ کی طرح نظرانداز کر دیا تھا۔

۔"مما جان میں آج رات واپس نہیں آپاؤں گا،ایک تو رات کا کافی وقت ہو گیا ہے اور پاپا بھی نہیں آنے دے رہے وہ چاہتے ہیں میں آج رات یہیں رک جاؤں ۔آفس کا کچھ ضروری کام کرنا ہے"۔(اس نے نظریں اٹھا کے سامنے ہال کی دیوار گیر گھڑی کی طرف دیکھا جو سوا دو بجا رہی تھی۔اس کے گھر میں عشاء کی نماز پڑھتے ہی نو سوا نو بجے تک سو جانے کا معمول تھا۔گو کہ آج رات گھر میں رونق اور ہنگامے کی وجہ سے سب دیر سے سوئے ہونگے۔گھر سے وہ کچھ دیر کا بتا کے نکلا تھا اور اب تو کافی لیٹ ہو گیا تھا۔وہ جانتا تھا اسکی ماں اکیلی اس کے انتظار میں اب تک جاگ رہیں ہونگی)۔

۔"ہوں، نماز پڑھ کے سونا اور صبح ناشتہ کر کے آجانا"۔اتنا کہہ کہ وہ فون رکھنے والی تھی جب اسنے دوبارہ پکارا۔


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔"ایکسٹریملی سوری مماجان، آپکو اتنی دیر تک جاگنا پڑا۔مجھے آپکو کافی دیر پہلے ہی انفارم کر دینا چاہیئے تھا۔مگر پاپا کے ساتھ کام کرواتے، وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا"۔ تفکر، شرمندگی، اور بہت سارے احترام کے ساتھ وہ بولا تو سمعیہ کو لگا اسکی روح میں سکون اتر گیا ہے۔

اولاد فرمابردار ہو تو ماں باپ کا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے اور انکے دل شکر بجالاتے سجدے میں جھک جاتے ہیں۔

۔"اٹس اوکے بیٹا، میں جانتی ہوں آج انہوں نے جان بوجھ کے تمہیں روکا ہے۔ خیر تم پریشان ناہو اور نماز پڑھے بنا مت سونا"۔اسے ریلیکس کرنے کے بعد سمیعہ نے نرمی سے دوبارہ ہدایت دی۔

۔"جی مماجان، اور میں صبح جلدی آجاؤں گا۔خداحافظ"۔

www.novelsclubb.com

۔"خداحافظ "۔ سمیعہ نے فون بند کر کے گہری سانس لی اور سونے کیلیۓ اپنے کمرے میں چل دیں۔

---

جبار اور سمیعہ کی شادی جانے کیسے ماں باپ کی مرضی سے ہوئی تھی۔ کیوں کہ دونوں میں زمین آسمان جتنا فرق تھا۔ سمیعہ پڑھی لکھی سلجھی، دھیمے مزاج والی، سادگی کی مورت تھی۔ جبکہ اسکے بر عکس جبار نا صرف بہت خوبصورت اور ماڈرن لڑکا تھا بلکہ اسکی طبیت میں شوخی اور سر مستی کا عنصر بھی بہت پایا جاتا تھا۔ اسکو اپنے جیسی شوخ و شنگ لڑکیاں بھاتی تھیں۔ اس نے خوابوں میں ہمیشہ اپنے ہی جیسی لڑکی اپنی بیوی کے طور پہ اپنے ساتھ دیکھی تھی۔ مگر سمعیہ سے شادی کے بعد اسکا خواب چکنا چور ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سمیعہ اسکی سوچ کے بلکل مترادف تھی سادہ سی شرمیلی سی لڑکی جو اسے کم از کم بلکل بھی نا بھائی تھی۔انکی طبیتوں کے امتیاز نے انکے رشتے کی نئیا بیچ منجدھار میں لا چھوڑی تھی۔

۔"میں نے تمہیں کہا تھا آج کی دعوت کیلیے ساڑھی پہنو تو پھر تم نے یہ سوٹ کیوں پہنا ہے۔جو ساڑھی میں لے کہ آیا تھا وہ کیوں نہیں پہنی؟"۔جبار کے دوستوں نے مل کے اس کی شادی کی خوشی میں فائیو سٹار ہوٹل میں شاندار پارٹی کا ارینج کیا تھا۔جبار نے اس دعوت کے لیے سمیعہ کے خوبصورت فگر کو مذید کشش دینے کیلیے موقع کی مناسبت سے خود خرید کے سرخ اور گولڈن بھاری کامدار ساڑھی لا کے دی تھی۔اس وقت سمیعہ کو اس ساڑھی کی بجائے سرخ کامدار سوٹ میں دیکھ کہ اسکا پارہ ایک دم ہائی ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

۔"وہ ساڑھی کا بلاؤز کافی چھوٹا اور سلیو لیس تھا، میں ایسے چست اور سلیو لیس کپڑے نہیں پہنتی"۔ سمیعہ نے سادگی سے وجہ بیان کر دی۔ اس دن کے بعد جبار اسے ساتھ لے کے نا کہیں گیا تھا نہ اسکے لیئے کبھی کچھ لے کہ آیا تھا۔

شروع شروع میں انہوں نے سمیعہ کو اپنے رنگ میں رنگنے کی بہت کوشش کی مگر سمعیہ چاہ کے بھی خود کو انکی پسند کے سانچے میں نا ڈھال سکی۔ اسکی ازلی شرم وحیا اسے بولڈ ہونے ہی نا دیتی۔ اس کے لہجے کی نرمی شوخی میں بدل ہی نا سکی۔ دوسری طرف جبار اس سے دن بدن دور ہوتے جا رہے تھے۔ وہ اس سے بیزار ہو کے گھر سے فرار رہنے لگے تھے اور ماں باپ کی نظر میں اپنی حرکت کو چھپائے رکھنے کے لیئے بہانے کے طور پہ زیادہ سے زیادہ بزنس میں دھیان دینے لگے جہاں انکو سنبل ملی تھی۔ وہ انکے پارٹنر سعید کی طلاق یافتہ بہن تھی۔ ہلانکہ انکے حلیے اور باتوں سے زرا بھی وہ طلاق یافتہ نا لگتیں تھیں۔ انکا مزاج ہو بہو جبار جیسا تھا۔ چند ایک ملاقاتوں میں ہی دونوں میں کافی بننے لگی تھی۔ اسی لئے اکثر ایک ساتھ گھومتے پائے

جاتے تھے۔ سمیعہ میں انکی دلچسپی پہلے بھی کم تھی مگر اب سنبل کے مل جانے کے بعد بلکل ہی ختم ہو کے رہ گئی تھی۔انکی سنبل کے ساتھ دوستی آہستہ آہستہ پسندیدگی میں ڈھلی تو انہوں نے اسے پرپوز کر لیا۔چونکہ سنبل بھی ان میں انٹرسٹڈ تھی سو اس نے انکا پرپوزل قبول کر لیا۔یوں دونوں نے کسی کو بتائے بنا ہی کورٹ میرج کر لی۔

جو انسان جس سوچ جس قماش کا ہوتا ہے وہ کہیں نا کہیں سے اپنے جیسے لوگ ڈھونڈ ہی لیتا ہے۔جبار کو بھی بلآخر اپنی پسند کے مطابق سنبل مل ہی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

۔"شادی کے بعد وعدے کے مطابق تم مجھے اپنے ماں باپ کے گھر کی بجائے مجھے 'ہمارے گھر' میں لائے ہو۔میں بہت خوش ہوں۔اب میری دوسری شرط پہ بھی عمل کرو،یعنی سمیعہ کو اپنی زندگی سے چلتا کرو"۔جبار کے گلے میں بانہوں کا ہار

ڈال کے سنبل نے ناز سے کہا تو جبار خوشی سے جھوم اٹھا۔اسے ایسی ادائیں دکھانے والی شوخ بیوی چاہئے تھی جو اب اسے بھی مل گئی تھی۔

۔"جو حکم میری سرکار کا"۔جبار نے اسکے بالوں میں منہ دیئے بہکے بہکے لہجے میں جواب دیا۔اسے بھلا کیا اعتراض ہونا تھا اسے سمیعہ کی کونسا پروا تھی سو فوراً اسکی بات مان لی۔

انہوں نے کورٹ میرج کر کے سنبل کو علیحدہ گھر میں رکھا۔کیونکہ یہ سنبل کی ہی شرط تھی وہ اسکے ماں باپ کے ساتھ نا تو رہنا چاہتی تھی نا انکو اپنے پاس رکھنے کو تیار تھی۔جبار نے بھی اس معاملے میں ان پہ زور نا دیا کیونکہ اسکے ماں باپ سمیعہ اور دو جڑواں بچوں (نوریز اور نورینہ) کے ساتھ رہتے تھے۔سنبل کی دوسری شرط تھی وہ جلد از جلد سمیعہ کو طلاق دے دے۔ان دو شرطوں کو منوانے کا وعدہ لے کے ہی سبنل نے شادی کی تھی۔

www.novelsclubb.com

۔" جبار تم نے ہم سے چھپ کے شادی کرلی ہمیں پھر بھی معلوم ہو چکا ہے۔ تم اپنی زندگی اپنی مرضی سے جیسے چاہو جی سکتے ہو۔ مگر تم سمیعہ کو طلاق نہیں دو گے۔ وہ اور بچے ہمارے ساتھ اسی گھر میں رہیں گے۔ اگر تم نے ہماری بات نا مانی تو ہم تم سے اپنا رشتہ ہر ختم کر دیں گے اور سمیعہ اور بچوں کو لے کے یہاں سے چلے جائیں گے"۔ رزاق صاحب نے اپنے بیٹے جبار کو دو ٹوک الفاظ میں فیصلہ سنایا تھا۔ جس میں زرا سی لچک کی گنجائش نا تھی۔

جبار کی دوسری شادی کے بارے میں اسکے ماں باپ کو اسی کے ہی ایک دوست سے ہی پتہ چلا تھا۔ اپنی خفیہ شادی کے بعد وہ آج گھر آیا تھا۔ گھر میں اس نے کہا تھا وہ کام کے سلسلے میں دوسرے شہر جا رہا ہے۔ وہ جہاں دیدہ انسان تھے جانتے تھے جبار اب سمیعہ کو طلاق دے دے گا۔ جبھی انہوں نے اسے کہا تھا وہ سنبل کو جیسے چاہے ویسے اپنی مرضی سے رکھ سکتا ہے۔ سمیعہ کو طلاق دینے نا دینے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا سو وہ چاہے تو اس سے اپنے سارے رابطے ختم کر دے۔ مگر اسے طلاق نہیں دے گا وہ اور بچے ان کے ساتھ اسی گھر میں ہی رہے گے ورنہ دوسری صورت

www.novelsclubb.com

میں وہ بھی سمیعہ اور بچوں کے ساتھ جائینگے۔(یہ بات انہوں نے سمیعہ کو خود ساری حقیقت سے آگاہ کر اس سے پوچھ لینے کے بعد کی تھی کہ وہ کیا چاہتی تھی۔وہ طلاق لینے کے حق میں نہیں تھی۔وہ طلاق کے بعد بچوں کے ذہنوں اور زندگی میں ادھورے پن کا احساس پنپنے نہیں دینا چاہتی تھی۔ماں بننے کے بعد عورت اپنی ہستی کا ہر فیصلہ اپنے بچوں کو سامنے رکھ کے کرتی ہے۔وہ بچوں کی بہتری کیلیئے دشوار گزار راہیں چننے سے بھی گھبراتی نہیں ہے سمیعہ بھی نہیں گھبرائی تھی)۔بنا کسی وجہ کہ وہ سمیعہ کو طلاق دینے میں متامل تھا۔جانتا تھا اس بارے میں ماں باپ کے کڑے سوالات کا سامنا کرنے کی اس میں ہمت نا تھی۔وہ ناحق سمیعہ کے ساتھ یہ سب ہونے نہیں دیں گے۔اب انکی دھمکی پہ جبار نے انکی یہ بات مان لی تھی۔جو بھی تھا اسے سمیعہ سے نا سہی اپنے ماں باپ اور بچوں سے تو پیار تھا۔اسکے بعد وہ سنبل کے ساتھ ہی مستقل شفٹ ہو گیا تھا۔بس مہینے دو مہینے میں ادھر کا ایک چکر لگا لیتا تھا۔خرچ کے لی ئے وہ ہر ماہ انکے اکاؤنٹ میں رقم بجھوا دیتا۔سمیعہ نے گھر اور اسکے ماں باپ کی ذمے داری اچھے سے نبھائی تھی۔دیکھتے ہی دیکھتے وقت پر لگا کے اڑ

گیا۔ بائیس سال گزر گئے تھے۔اس دوران سنبل نے دو بیٹیوں اور تین بیٹوں کو جنم دیا تھا۔اسکی ساری اولاد اسی کی طرح ماڈرن اور شوخ مزاج تھی۔ ساری اولاد ہو بہو ماں باپ کے نقشہ قدم پہ چلی تھی۔انکو اپنے علاوہ کسی سے پیار تھا نا احساس انکو کسی کی پرواہ نا تھی۔ان کی تربیت کرنے کی زحمت بلکل بھی نہیں کی گئی تھی ۔اس گھرانے کی عام بات یہ تھی کہ یہاں رشتوں میں محبت، چاہت، ادب ، ہمدردی، ایک دوسرے کا خیال رکھنے، قربانی اور احساس کا شدید فقدان تھا۔ اسکے علاوہ، بے حسی، خودپرستی، کاہلی، کام چوری، غیر ذمے داری کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھی ان میں۔ عید تہوار پہ بھی انکو دادا دادی سے ملنا نا گوار گزرتا تھا۔پڑھائی کے معاملے میں بھی یہی حال تھا۔بیٹیاں تو پھر بھی گریجوایشن کر گئی تھیں مگر انکا ایک بھی بیٹا کالج سے آگے نا پڑھ سکا۔انکی دلچسپی پڑھائی کے علاوہ ہر کام میں تھیں۔ دوسری طرف سمیعہ نے اور اسکے ساس سسر نے نوریز اور نورینہ کی بہترین پرورش کی تھی۔وہ ماں باپ کے فرمابردار اور دادا دادی کی جان تھے۔سمیعہ نے انکی

تربیت میں اپنے رشتے کی کھٹاس کو بلکل بھی نا آنے دیا تھا۔وہ بچوں سے باپ کا بھی اتنا احترام کرواتی تھی جتنا وہ اسکا کرتے تھے۔

۔"گھر تو بڑا سہی سے سنبھالا ہوا ہے کیا کسی نے شوہر کو سنبھالنا نہیں سکھایا تھا"۔ سنبل نے یہ بات سمیعہ کی طرف دیکھ کے بڑی نخوت سے کہی تھی۔جبار اور سنبل آج ادھر آئے ہوئے تھے رزاق کی عیادت کے لیئے ان سے مل کے بچے اور وہ دونوں لاؤنج میں آبیٹھے تھے جبھی سمیعہ چائے اور دیگر لوازمات سے بھری ٹرالی لے کے وہاں آئی۔ سنبل نے اسے دیکھتے ہی بنا وجہ کے طنز کرکے اپنے اندر کی عورت (سوتن) کو سکون پہنچایا۔وہ جب جب سمیعہ کو دیکھتی تھی ایک کسک ایک چبھن کا احساس ہوتا تھا۔جبار نے اس سے شادی کے بعد بھلے ہی سمیعہ کو مکمل طور پہ نظر انداز کر دیا تھا۔بلکہ انہوں نے تو کبھی اسکو مخاطب بھی نا کیا تھا۔مگر جو بھی تھا انہوں نے اسکے کہنے پہ وعدے کے مطابق اسے طلاق تو نہیں دی تھی نا۔یہ حقیقت تکلیف دہ تھی کہ وہ اسکی سوتن تھی جو عزت کے سے ساس سسر کے

www.novelsclubb.com

ساتھ رہ رہی تھی۔اور ابھی تک اس پہ اتنا ہی حق رکھتی تھی جتنا سنبل کا تھا۔(وہ الگ بات کہ ناجبار نے وہ حق ادا کیا نا سمیعہ نے اپنے حقوق نا ملنے کا واویلا مچا کے اس کے شکوے شکائت کر کے اسے دنیا والوں کے سامنے برا بنایا تھا)۔اس سے کیسے ہضم ہوتا یہ۔بھلا سوتن کا سکھ بھی کبھی کسی کو برداشت ہوا ہے۔کبھی کوئی اپنی سوتن کو آباد دیکھ کے برداشت کر پایا ہے۔سنبل کو بھی اسکا وجود کھٹکتا تھا۔

سمیعہ نے چائے بنا کے جبار کو پیش کی تو جبار نے ہونہہ کہہ کے لینے سے انکار کر دیا۔ سنبل نے مزے سے ایک کپ اٹھایااور جبار کی طرف بڑھایاتواس بار اس نے سنبل کے ہاتھ سے تھام لیا۔

www.novelsclubb.com

جو عورت شوہر کے من کو نا بھائے وہ اسکے فراق میں جتنے بھی ہجر کاٹ لے اسے بدلے میں کچھ نہیں ملتا۔اسکی آس کا کشکول ہمیشہ چاہت کے سکوئں کی کھنک سے محروم رہتا ہے۔

۔"مماجان پاپا آپ سے ناراض کیوں ہیں وہ آپ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ وہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں رہتے وہ سنبل آنٹی کے گھر کیوں رہتے ہیں"۔

اس طرح کے بہت سے سوالات بچوں کے ذہنوں میں اٹھنے لگے تھے ایسے واقعات جو اکثر بچوں کے سامنے ہوتے رہتے تھے۔ سنبل اکثر کڑواہٹ سے بھرے جملے پھینک جاتی تھی بنا یہ سوچے کہ بچوں کے ذہنوں پہ کیا اثر ہوگا ان باتوں کا۔ بچوں نے جب ہوش سنبھالا تھا تو ماں سے سوالات کر کے باپ کی ناراضگی اور ان کے علیحدہ، سنبل آنٹی کے گھر رہنے کی وجہ پوچھی تھی۔( سنبل اکثر بچوں کے سامنے سمیعہ کو یہ بات کہہ جاتی تھی کہ وہ انکے باپ کو پسند نا تھی انہوں نے ساری زندگی ایک ناپسندیدہ عورت کو بس اپنے بچوں کی خاطر گھر میں رکھ لیا تھا)۔ سمیعہ نے بڑے سلجھے ہوئے انداز میں چند فقروں میں حقیقت ان پہ آشکار کر دی تھی۔ انکو ماں سے ہمدردی محسوس ہوئی، وہ پہلے سے بڑھ کے ماں کا احترام کرنے لگے تھے پر

www.novelsclubb.com

باپ کی بھی عزت میں زرا بھر کمی نہیں لائے تھے۔انکی تربیت اچھی ماں کے ہاتھوں ہوئی تھی۔

۔(انکو دکھ تو ہوا تھا کہ انکی ماں نے انکے بہترین مستقبل کے لی ئے اپنا حال قربان ڈالا تھا۔یہ حوصلہ صرف ایک ماں میں ہی ہو سکتا ہے۔وہ اپنی جوانی اپنی خوشیاں سب اپنے بچوں پہ وار دیتی ہے۔غرض "ماں" لفظ ہی احساس کے پیکر کا ہے۔اسی لیئے تو اللہ نے جنت ماں کے پیروں تلے رکھی ہے)۔

نورینہ نے ایم اے انگلش کیا تو اس کے رزاق نے اپنی مرضی سے اپنے جاننے والوں میں اسکی شادی کر دی۔علیحدہ رہنے اور من چاہی بیوی سے اولاد ہو جانے کے بعد جبار کو انکی زندگی کے معاملات میں کوئی دلچسپی نا رہی تھی۔نوریز ایم بی اے کرنے کے بعد دادا کہ کہنے پہ باپ کے ساتھ انکا بزنس دیکھ رہا تھا۔حالانکہ سنبل کو یہ بات گوارا نا تھی کہ اسکے بیٹوں کی بجائے سمیعہ کا بیٹا آفس جائے۔اس نے اپنے

www.novelsclubb.com

بیٹوں کو بہت سمجھایا کہ وہ نوریز کی جگہ خود آفس جائیں اور کاروبار اپنے ہاتھ میں لیں۔ورنہ نوریز سب ہڑپ کر جائے گا۔

جو جیسا دوسروں کے ساتھ خود کرتا ہے۔اسے لگتا یے دوسرے بھی سبھی ویسا ہی کرتے ہیں۔یہ اندھے بندے کی مثال جیسا ہے جسے ہر کوئی ایک جیسا ہی لگتا ہے۔

۔"چھوڑیں نا می۔آپ ٹینشن نہ لیں اگر نوریز جاتا ہے آفس تو جانے دیں۔اسے شوق ہے خشک فائلوں سے سر کھپانے کا ہمیں نہیں ہے۔ہمارے شوق اس کے شوق سے الگ ہیں۔ویسے ہمیں تو اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔اور اتنا تو آپ بھی جانتیں ہیں وہ ہمارا حق نہیں مارے گا"۔یہ بات کہہ کے ہر بار اسکے بیٹے اسے خاموش کروادیتے۔

www.novelsclubb.com

وہ جتنا بھی کہہ لیتی کم تھا وہ دن رات ان کو سمجھاتی تھی مگر اسکی سنتا کون تھا ان سب کو آفس کے نام سے بھی چڑ تھی۔ جنکو گھر بیٹھے ہر چیز ایک آواز پہ مل رہی ہو۔ نوکر چاکر انکے گرد منڈلاتے ہوں۔ ہر ماہ اکاؤنٹ پیسوں سے بھر جائے انہیں بھلا کیا ضرورت تھی اپنی موج مستی چھوڑ کے آفس میں فائلوں کے ساتھ سر کھپائے۔ دو کو چار بنانے کے لیئے دن رات ایک کر دے۔ انہیں یہ منظور نہیں تھا وہ اپنے حال میں مست تھے۔ زندگی کو مسائل اور غم روزگار کو سوچ کے وہ اپنے ذہنوں تھکانا نہیں چاہتے تھے۔

نوریز کی آج مہندی تھی۔ ہر تہوار کی طرح مہندی کی رسم میں بھی جبار شریک نا ہوا تھا اسکو اس شادی میں زرا بھی دلچسپی نا تھی۔ جسکی ایک وجہ یہ تھی کہ لڑکی نورینہ کی کوئی دوست تھی۔ جو اکیلی بے آسرا اور مجبور تھی۔ دوسرا وہ نوریز کی شادی بزنس ڈھیل کے طور پہ کہیں اور کرنا چاہتے تھے۔ مگر رزاق نے انکی پلاننگ کامیاب نا ہونے دی۔ اس سے پہلے کہ وہ نوریز پہ زور دے کہ اسے اپنا ہم خیال

www.novelsclubb.com



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بناتے۔نورینہ نے ایک دن فون ماں کے سامنے اس لڑکی کی داستان سنانے کے بعد اسکو بھابھی بنانے کی خواہش ظاہر کی تو انہوں نے رضامندی دے دی۔اگلے دن انہوں نے یہ بات اپنے ساس سسر کو بتائی تو انہوں نے اسکی رضامندی کے ساتھ اپنی مرضی بھی ملادی۔اور ساتھ ہی نوریز سے خود بات کرنے کی ذمہ داری لے لی

۔

۔"نوریز ہم تمہاری شادی کرنا چاہتے ہیں۔کچھ وجوہات ہیں جن کی بنا پہ جلد از جلد ہم چاہتے ہیں تم اس لڑکی سے شادی کرلو۔وہ لڑکی نورینہ کی دوست ہے۔تم چاہو تو اس بارے میں آرام سے سوچ لو اور سوچ کے اپنا فیصلہ ہمیں بتادینا"۔رزاق صاحب نے شام کو اسے کمرے میں بلا کے کہا تھا وہاں اسکی ماں اور دادی بھی موجود تھیں۔یعنی یہ سب کی متفقعہ رائے تھی۔

www.novelsclubb.com

۔"دادا جان آپ جب اور جہاں کہیں گے میں شادی کر لوں گا۔مجھے یقین ہے میرے لیئے آپ کا فیصلہ بہترین ہی ہو گا۔مجھے سوچنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ رزاق نے پوتے کا جواب سن کے اسے گلے سے لگا لیا۔ان کے پوتے نے آج انکا مان بڑھا دیا تھا۔ماں اور دادا دادی کی پسند کے آگے نوریز نے بھی سر خم تسلیم کر دیا تھا۔جبار کو اسکی یہ فرمابرداری بہت کھلی تھی کیونکہ وہ اس شادی کے حق میں نا تھا وہ چاہتا تھا اسکی شادی کسی بزنس مین کی بیٹی سے کروائے تاکہ اسکے بزنس کو اور زیادہ پھیلانے کا موقع مل سکے۔اسکی یہ بات اسکے ماں، باپ، بیٹا سب نے رد کر دی تھی نورینہ کی دوست کے حق میں رضامندی دے کے۔

www.novelsclubb.com

۔"اگر تمہیں مہندی لگا کے تمہاری ماں کے شوق پورے ہو گئے ہوں تو زرا یہاں آ کے میرے ساتھ تھوڑا آفس کا کام کروا دو"۔نوریز مہندی کی رسم سے فارغ ہو کے سٹیج سے نیچے اترا ہی تھا کہ جبار نے کال کر کے اسے آفس کے کام کا کہہ کے اپنے ہاں بلا لیا تھا۔اور اب ااے اپنے پاس ہی رات روک کے وہ سمیعہ کو اذیت دینا

چاہتا تھا (اسکی خوشی کے رنگ میں بھنگ ڈال کے )۔اپنا غصہ نکالنے کو اسے یہی راہ سجھائی دی تھی۔

--------------------------------

۔" جانتی ہو نا، محبت کرتا ہوں تم سے، تمہاری سوچ سے کہیں زیادہ، نہیں رہ سکتا میں تمہارے بغیر, بلکل بھی نہیں رہ سکتا۔ تم بس ایک بار ہامی بھر دو دیکھنا میں تمہیں کل کے کل ہی بیاہ لے جاؤں گا،بس ایک آخری بار میرا ساتھ دینے کی ہامی بھر لو، میں سب کو منالوں گا، تم بس ایک دفعہ پھر سے مجھ پہ بھروسہ کر لو۔ دیکھو ماہین ابھی بھی موقع ہے رکوادو یہ شادی،مان لو میری بات "۔اس کے قدموں میں بیٹھا وہ اسے منا منا کے تھک گیا تو آخر کار منتوں پہ اتر آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آئی مہندی کی یہ رات،لائی خوشیوں کی بارات

سجنیاں ساجن کے ہے ساتھ،رہے ہاتھوں میں ایسے ہاتھ

گوری کرت سنگھار، گوری کرت سنگھار

باہر ڈھولک کی تھاپ مہندی شہنائی کے گیت گائے جارہے تھے۔اندر اس کے سامنے بیٹھی ماہین کرب کی کڑی منزلوں سے گزر رہی تھی،اسکے گالوں پہ بے تحاشہ آنسو بہہ رہے تھے۔آج اسکی مہندی تھی۔ فنکشن کا سارا ارینجمنٹ باہر لان میں کیا گیا تھا۔رسم کے بعد اسے آرام کرنے کے لئے اندر بیجھ دیا گیا تھا۔ابھی اسے اندر آئے پانچ منٹ ہوئے تھے جب ایک بچہ منیب کو اس کے کمرے میں چھوڑ گیا تھا۔اس وقت اس کے سامنے بیٹھا منیب اور باہر شادی،خوشی کے موقع پر گائے جانے والے گانے دونوں بے حد گراں گزر رہے تھے۔دراصل وہ گانے اسے اپنی بربادی کا حکم نامہ سنایا جانا لگ رہا تھا۔اقر منیب کی شکل دیکھ کے اسے ہر تکلیف دہ لمحہ یاد آرہا تھا۔جس میں اسکی ذات کی دھجیاں اڑائی گئی تھیں۔

۔"کیا کروں میں ایسی محبت کا جو مجھے عزت نہیں دلا سکی۔میرے بنا نہیں رہ سکتے تو میں کیا کروں منیب؟کیا تھا بھروسہ میں نے،صرف تم پہ ہی تو بھروسہ کیا تھا۔تم نے کیا کیا؟اس بھروسے کو ہی توڑ دیا"۔اس نے الٹے ہاتھ سے اپنے بہتے آنسو پونچھے پھر چہرے پہ آئے بالوں کو پیچھے ہٹایا اور پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں بولی۔"

www.novelsclubb.com

مجھے جہنم میں جھونک کے خود آذادی کے ساتھ جیتے رہے۔ خود وہاں خوشیاں سمیٹتے کبھی تمہیں میرا خیال تک نا آیا تھا اور اب جب کل میری بارات آنے والی ہے تو آ کے کہہ رہے ہو سب کو منالو گے، مجھے بیاہ کے لے جاؤ گے۔ ارے جاؤ تم، نہیں چاہیئے مجھے محبت، جاؤ ایک بار پھر سے مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو"۔ غصہ سے کہہ کے اس کے سامنے سے اٹھ کے کھڑی ہو گئی اب اس کے سامنے بیٹھنا اور محبت کی بات کرنا بھی اسے اپنی توہین لگ رہا تھا۔

ٹھیک ہے نہیں مانتی تو نا مانو، چلو اب یوں سہی، لو جا رہا ہوں میں۔ وہ بھی اٹھ کے اسکے سامنے کھڑا ہو گیا، اس کے بھیگے چہرے پہ نظریں جما کے اسی کے انداز میں بولا ۔" یہ یاد رکھنا میں محبت یہیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اور یہ یاد رکھنا میرے یہاں چلے جانے سے اب جب ہمارے درمیان کچھ نہیں رہے گا۔ تو مجھے کبھی پلٹ کے آواز بھی مت دینا اب کبھی لوٹ کے نہیں آؤں گا"۔ اس نے آخری حربہ آزمایا کہ شائید اس بات پہ اسکی سوئی محبت جاگ اٹھے اقر وہ اسے روک لے۔

۔"ہاں ہاں مت آنا، میں بھی دوبارہ تمہیں ملنا یا دیکھنا نہیں چاہوں گی۔اب یہ میرے جوڑے ہوئے ہاتھ دیکھو اور چلے جاؤ یہاں سے ہمیشہ کے لی ئے"۔اسکا آخری حربہ بھی بیکار گیا تھا۔ماہین نے روکنے کی بجائے اسے وہاں سے بیجھنے کیلی ئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔

۔"جانے سے پہلے بس اتنا کہنا چاہتا ہوں۔محبت بار بار نصیب کے دروازے پر دستک نہیں دیا کرتی یہ روٹھ جائے تو منانے نہیں آتی۔اب کبھی چوکھٹ پے دستک ہو تو یہ گماں مت کرنا محبت ہے،ہاں یہ ضرور یاد رکھنا تمہیں زندگی میں اور تو سب کچھ مل جائے گا آج کے بعد بس محبت نہیں ملے گی"۔جانے سے پہلے اپنے اندر ٹوٹی بکھری محبت کی کرچیوں کو بھی اس نے اسکے سامنے ہی یہیں دفن کرنے کی کوشش کی تھی۔منیب کا یہ وار اس کیلی ئے کافی کڑا تھا پر پھر بھی وہ سہہ گئ تھی۔

۔"خدا کے لیے جاؤ، چلے جاؤ۔پیچھا چھوڑ دو میرا۔پہلے کونسا سکھی ہوں میں، تم لوگوں کے دیئے زخم ابھی بھرے کہاں ہیں۔میری زندگی کو اور عذاب مت بناؤ

"۔ماہین نے کہہ کے ساتھ ہی انگلی دروازے کی طرف کرکے اسے یہاں سے نکل جانے کا اشارہ کیا۔

۔"سکھ ہی تو دینے آیا میں تمہیں۔پر لگتا ہے اب تمہیں دکھ جھیلنے میں مزا آنے لگا ہے۔ تمہیں تمہارے دکھ تمہاری اذیت بھری زندگی اور دربدری مبارک ہو"۔

دروازے سے نکلتے نکلتے اس پہ آخری نگاہ ڈالتے وہ یہ کہہ اسے چھلنی کر گیا تھا۔

باہر ابھی بھی گانے گائے جا رہے تھے۔اندر وہ اپنی بربادی کا سوگ منا رہی تھی ۔منیب کے جانے کے بعد ماہین تھکے ہارے انداز میں بیڈ پہ واپس بیٹھ گئی تھی آنسو ایک بار پھر اسکی آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔یہ آخری آنسو تھے جو وہ محبت پہ بہا رہی تھی اور خود سے عہد بھی کر رہی تھی کہ آج کے بعد کیسے بھی حالات ہوئے وہ محبت کے لیے ہرگز نہیں روئے گی۔آج اس نے عزت پہ محبت کو قربان کیا تھا۔ اپنے ہاتھوں خوشیوں کا دروازہ بند کیا تھا بہار کی بجائے خزاں کے موسموں کو زندگی بھر کے لیئے چنا تھا۔اتنا سا ماتم تو بنتا تھا۔محبت سے بچھڑنا کبھی بھی کسی کیلیے بھی

www.novelsclubb.com

آسان کب رہا ہے۔ چلو جہاں اپنے اتنے پیاروں کے جنازے اٹھتے دیکھے تھے وہاں ایک جنازہ محبت کا بھی سہی۔

خود اپنے ہاتھوں سے قبر کھود کے اس میں جنازہ دفن کرنا ہمیشہ ہی بہت مشکل ہوتا ہے مرنے والا چاہے کوئی اپنا پیارا ہو یا خون میں گردش کرتی یہ محبت ہی کیوں نا ہو۔

اسے وہ وقت یاد آرہا تھا جس وقت نے اس کی زندگی کی کایا پلٹ دی تھی۔ پل بھر میں وہ گھنے سایہ دار درخت کے نیچے سے نکل کے تپتی چلچلاتی دھوپ میں آن ٹھہری تھی۔ اسکے بعد اسکی محبت اسکے لیۓ آزمائش بنی گئی تھی۔ محبت پہ ظلم برداشت ہو جاتا ہے۔ عزت پہ وار ہو تو روح بلبلا اٹھتی ہے۔ اسکے بھی کردار کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا ہر وقت اس پہ جملے کسے جاتے تھے وقت کی شہزادی کو حالات نے باندھی بنادیا تھا۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ اسکے حالات بد سے بد ترین

www.novelsclubb.com

ہوتے جارہے تھے۔اس کے پیروں تلے زمین کھسکنے لگی تھی تو سر پہ کوئی سائیبان بھی نا رہا تھا۔جب ہر راہ مستعود ہوتی نظر آرہی تھی مرنا آسان اور جینا مشکل لگنے لگا تھاتب اسے نورینہ ملی تھی اسکی دوست جس سے مل کے اسے یقین ہوا تھا کہ ابھی انسانیت زندہ ہے ابھی بے ظمیروں میں روشن پیشانی والے موجود ہے۔اسکے اپنے دکھ اپنی عزیتوں سے بلآخر کار چھٹکارہ پانے کا رستہ مل ہی گیا ہے۔اللہ نے اس کے پیروں تلے زمین اور سر پہ ایک دفعہ پھر سائبان عطا کر دیا تھا۔

----------------------------------------------------

----------

تین سال پہلے )۔(

www.novelsclubb.com

صبح کا سویرا کتنا خوش کن ہوتا ہے۔ صبح کے خیال سے ہی دل میں اطمعنان اترتا ہے ۔نئی صبح بہت سی امید و آس کو ساتھ لے کے آتی ہے۔رات کے گمبیر سناٹے کو طلوح صبح کی کرنیں چیرتی ہوئی عالم میں نور کی روشنی سے اجالا کرتی ہیں توچرند پرند،

انسان، حیوان سب تسبیح و حمد و ثنا کے بعد معمولات زندگی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔اللہ کا فضل تلاش کرتے ہر کوئی اپنے حال میں مگن ہو جاتا ہے۔ مگر کبھی کبھی ایسا نہیں بھی ہوتا۔اور ایسا تب نہیں ہوتا۔جب رب کائنات اپنی مخلوق سے ناراض ہوتا ہے۔جب اسے اپنی بنائی مخلوق پہ غصہ ہو تو وہ صبح کا خوش کن سویرا، آہ و بکا میں بدل دیتا ہے۔وہ اپنا فضل دینے کی بجائے اپنا جلال دکھاتا ہے۔

8اکتوبر 2005 کی صبح کچھ ایسی ہی تھی مظفر آباد میں۔ صبح نو میں پرندوں کے چہکنے کی آوازیں نہیں آرہی تھی۔ بلکہ وہاں تو ہر طرف تڑپتے سسکتے انسانوں کو چیخ و پکار تھی۔وہ رات آزمائش کی رات تھی استغفار کی رات تھی۔اپنے گناہوں کی معافی اپنی غلطیوں پہ توبہ کرنے کی رات تھی۔ لیکن افسوس اس رات بھی سبھی اپنے زندگی کے بکھیروں میں الجھے ہوئے تھے۔اس رات تہجد کے وقت زلزلہ آیا تھا۔ پاکستان کی تاریخ کا بیانک ترین زلزلہ جسے دور دور تک محسوس کیا گیا تھا۔اس علاقے میں اور اس کے آس پاس بہت سے ایریا میں تباہی مچ گئی تھی۔بہت سے گھر عمارتیں زمین بوس ہو چکیں تھیں۔لاتعداد لاشیں ملبے کے تلے دبی ہوئیں تھی۔

www.novelsclubb.com

ہر طرف زخمی ہی زخمی تھے۔اس دن بے شمار گھر اجڑے تھے۔ بہت سے خاندان نیست ونابود ہوئے تھے۔انہیں میں سے ایک خاندان ماہین کا بھی تھا۔ماہین کی بڑی بہن جو تایا کی بہو تھی اس کے ہاں پہلا بیٹا ہوا تو انہوں نے ساتویں دن اسکا عقیقہ کیا جس میں اس کا دودھیال اور ننھیال سے سب آئے ہوئے تھے رات فنکشن کے بعد سب سو رہے تھے یہ جانے بنا یہ انکی زندگی کی آخری رات ہے۔انکا تین منزلہ گھر زمین میں دھنس چکا تھا سوائے ماہین کے کوئی زندہ نا بچا تھا۔وہ لمحہ انتہائی دلخراش تھا جب ریسکیو ٹیم کے آفسر نے اس سے آکر کہا تھا۔

۔"اللہ کی مرضی سے آپ زندہ بچ گئی ہیں مگر افسوس آپ کے علاوہ اس عمارت سے کوئی بھی زندہ وجود نہیں ملا"۔

www.novelsclubb.com

خبر کیا سنائی تھی اس نے تو اسکی روح ہی کھینچ لی تھی۔ تین دن سے وہ وہیں زخمیوں کے کیمپ میں رہ رہی تھی رشتے دار اور کوئی تھا نہیں جہاں چلی جاتی۔ چوتھے روز منیب وہاں آیا تھا ان لوگوں کی تلاش میں۔ منیب اسکے دوست کا بھائی تھا اور اسے پسند کرتا تھا وہ لوگ کچھ مہینے پہلے ہی پنڈی شفٹ ہوئے تھے۔نیوز میں اس نے

یہاں کے بارے میں دیکھا تو پہلے دو دن کال کرتا رہا۔ کال کیسے ملتی یہاں کا تو سارا نظام زندگی درہم برہم ہوا ہوا تھا۔

۔"ماہین چلو گھر چلتے ہیں۔ تم خود کو بے آسرا نا سمجھنا۔ آج کے بعد ہم تمہاری فیملی ہیں"۔اس سے مل کے سب کچھ جاننے کے بعد منیب اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لاہور لے آیا تھا۔ جہاں اسکی زندگی کی اصل مشکلات کا اغاز ہوا تھا۔

---

۔"یہ لڑکی کون ہے ناجیہ ؟پہلے تو اسے کبھی نہیں دیکھا یہاں"۔دائمہ کی ساس نے کھڑکی سے باہر لان کے ایک کونے میں سوچوں میں گم ماہین کو دیکھ کے استفسار کیا

۔

www.novelsclubb.com

ناجیہ کی بجائے دائمہ نے ہی مختصر سا تعارف کروا دیا تھا۔اس کا رخ لان کی طرف کھلنے والی کھڑکی کی طرف تھا وہ ماہین کو دیکھ چکی تھی۔

۔"آنٹی مظفر آباد میں ہمارے پڑوسی تھے رحیم بیگ یہ انہیں کی بیٹی ہے۔زلزے میں انکا گھر مسمار ہو چکا تھا۔اپنے خاندان میں سے بس یہی زندہ بچی ہے باقی سب لقمہ اجل ہو گئے تھے۔منیب کام کے سلسلے میں کچھ دنوں بعد مظفر آباد گیا تھا تو اسے وہاں کیمپ میں بے یار و مدد گار دیکھا تو اکیلے چھوڑنے کی بجائے ساتھ لے آیا تھا"ابھی وہ اپنے بھائی منیب کی پسند سے اگاہ نہیں تھی۔

۔"توبہ توبہ اللہ معافی۔دائمہ ایک گلاس پانی تو لا دو"۔اس کی ساس نے ساری بات سن کے پہلے کانوں کو ہاتھ لگا کے توبہ کی پھر اپنی بہو سے پانی مانگا۔

۔"منیب کو بھلا کیا ضرورت تھی اسے ساتھ لانے کی۔پرایا دھن ہے کیسے سنبھالو گی بٹیا تم وہیں رہنے دیتا کوئی رشتہ دار اسکے خاندان والوں کو ڈھونڈنے آتا تو لے جاتا ۔میں تو کہتی ہوں اب بھی نظر رکھنا اس پہ۔جوان کنواری لڑکی کی راکھی کونسا آسان کام ہوتا ہے"۔دائمہ کی ساس کو وہ بے ضرر سی مجبور لڑکی جانے کیوں کھل رہی تھی۔یہ سب باتیں کر کر وہ ناجیہ کو بھی بدگمان کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ لوگ خود تو نیکی کرتے نہیں، انہیں اتنی توفیق ہی نہیں ملتی مگر جیسے ہی وہ اپنے آس پاس کسی کو نیکی کرتے دیکھتے ہیں تو ہمدردی کے لبادے میں اپنی گھٹیا سوچ دوسروں کے ذہنوں میں انڈیل کے ان کو بھی نیکی کرنے سے باز رہنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ جیسے ابھی دائمہ کی ساس کر رہی تھی۔

۔"اب کہاں آتا اسکا کوئی رشتہ دار رشتہ دار سب تو اس دن انکے گھر مدعو تھے۔اس حادثے میں سب کے سب چل بسے۔منیب اس کے بھائی کا دوست تھا۔اس کی ان کی فیملی سے اچھی جان پہچان تھی تبھی ساتھ لے آیا تھا"۔ناجیہ کے ذہن میں ان کی بات اٹک گئی تھی مگر زبان سے اس کا اظہار نہیں کیا تھا۔

۔"ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر تو ذرا خاص دھیان رکھنا ناجیہ بیٹی، دیکھو تو کتنی حسین ہے کرموں جلی، اسکا حسن دیکھ کے تو کسی کی بھی نیت خراب ہو سکتی ہے ۔اور ماشاأاللہ دو دو لڑکے ہیں اس گھر میں۔ جیسے تم کہہ رہی ہو اسکا آگے پیچھے کوئی نہیں بچا۔اب وہ تو چاہے گی نا کہ کوئی اسکا بھی مستقل ٹھکانہ ہو جائے"۔دائمہ کی ساس نے اسکی طرف جھک کے رازداری سے کہا۔تو ناجیہ نے پلٹ کہ فوراً امائین کی

www.novelsclubb.com

طرف دیکھا۔صاف رنگت پر کشش نین نقش مناسب قد کاٹھ وہ واقعی بہت خوبصورت تھی۔اسکے حسن کے آگے ناجیہ کو اپنا آپ بہت کم تر محسوس ہوا۔اس کے سنہری رنگت میں گھلتے گلابی پن کے سامنے اسے اپنی گندمی رنگت کالی لگ رہی تھی۔ایک دم سے اسے ماہین سے حسد ہونے لگا تھا۔اوپر سے جو باتیں اس نے ابھی تک نا سوچی تھیں وہ اب سوچ کے اسکے دل میں ماہین کے لیۓ عداوت کا جذبہ بھی پیدا ہو چکا تھا۔

۔"آپ فکر نہ کریں میں دھیان رکھوں گی،اور ہاں آج میں آپ کو رات کا کھانا کھاۓ بنا نہیں جانے دوں گی آنٹی"۔ناجیہ نے ہلکے پھلکے انداز میں کہہ کے بات کا رخ بدلنے کی کوشش کی۔کیونکہ دائمہ پانی لے کے آگئی تھی۔

۔"بھابھی میں ذرا جواد کو کال کر کے بتادوں اپنی یہاں موجودگی کو۔صبح وہ جلدی میں گئے تھے تو بتانا یاد نا رہا تھا"۔اپنی ساس کو پانی دے کے اور ناجیہ کو بتا کے دائمہ دوبارہ کمرے سے نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

۔"ہاں ہاں ہر وقت دھیان رکھنا۔بس یوں سمجھ لو اب ہر وقت تمہیں اپنی آنکھیں کھلی رکھنی ہے۔ایک بات اور ناجیہ بیٹی میں نے تو سنا ہے وہاں اس طرح کی لڑکیوں کی عزتوں کو مال مفت سمجھ کے خوب لوٹا جاتا رہا ہے۔اس سے پوچھ لینا تھا کہیں اس کے ساتھ بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"۔اب کے دائمہ کی ساس نے ادھورے لفظوں سے جو بات کہی تھی اس نے بنا ماہین سے پوچھے یقین کر لیا تھا۔

دائمہ کی ساس ان عورتوں میں سے تھی جو کسی سے خدا واسطے کا بیر لگا کے اسکو برا بنانے کے لیئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔اور ناجیہ جیسی چھوٹی اور گندی ذہنیت کے لوگ ان کی باتوں پہ یقین بھی کر لیتے تھے۔

-------------------------------------------------------------------------
www.novelsclubb.com
----------

درد نے می۔۔۔۔۔۔۔رے دامن کو یوں تھام رکھا ھے...

جیسے اس کا بھی می ــــــــــــــرے سوا کوئی نہیں..!

موسم کب سے بدلنا شروع ہو گیا تھا ٹھنڈ دن بادن بڑھتی جا رہی تھی۔اس کے پاس کوئی گرم کپڑا نا تھا۔اسی لیئے اسے سردی زیادہ محسوس ہوتی تھی۔جب وہ اس گھر میں آئی تھی تب گرمیاں تھی۔اس لیئے ناجیہ کے دیئے پرانے چند جوڑے لان کے ہی تھے جو پہننے سے گھس گھس کے اور بھی بے جان ہو چکے تھے۔ کل رات سے اس کی طبیت خراب ہوئی تھی۔رات کو اس نے جو دوا کھائی تھی اس کی وجہ سے جی متلا رہا تھا۔اوپر سے سر درد اور بخار سے بھی برا حال تھا۔بڑی مشکل سے اس نے اٹھ کے وضو کیا تھا اور نماز ادا کرنے کے بعد چکرا دے سر کے ساتھ کچن میں چلی آئی تھی۔اس نے سوچا تھا چائے بنا کے پی لے کہ شاید اسی سے سر درد میں تھوڑا افاقہ ہو جائے۔چائے بنا کہ وہ اپنے کمرے میں لے آئی۔ چکراتے سر کے ساتھ اس نے رات والی دوا ہتھیلی پہ رکھی اور چائے کے گھونٹ کے ساتھ نگل لی ۔کیونکہ کچھ دیر میں گھر والوں کے لیئے ناشتہ بنانا تھا جو اس درد کے ساتھ تو بننے سے

www.novelsclubb.com

رہا۔ابھی چائے کا کپ اسکے ہاتھ میں ہی تھا جب وہ منہ پہ ہاتھ رکھے باتھ روم کی طرف بھاگی۔جو چند گھونٹ اس نے اندر انڈیلے تھے معدے نے وہ سب باہر الٹ دیئے۔

۔"اوہ مبارک ہو،اس خوشخبری کی"۔وہ واش بیسن پہ چہرہ جھکائے الٹی کر رہی تھی جب ناجیہ ی آواز بہت قریب سے سنائی دی۔

۔"جی بھابھی میں ابھی بس آ ہی رہی تھی ناشتہ بنانے"۔ماہین کو لگا اس نے اسے ناشتہ بنانے کے لیئے کہا ہے۔

۔"ناشتے کی چھوڑو یہ بتاؤ یہ بچہ کس کا ہے؟"۔اپنی بات کے جواب میں دوسری بات سن کے ناجیہ کو تپ چڑ گئی اسے لگا ماہین اسے ٹال گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

۔"کونسا بچہ"۔ماہین تولیے سے منہ پونچھتی حیرت و نا سمجھی سے بولی تو ناجیہ کو پہلے سے زیادہ غصہ آیا اس پہ۔

۔"وہی،جس کی وجہ سے یہ الٹیاں کر رہی ہو"۔

۔"بھابھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ تو میرا معدہ خراب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"۔ناجیہ کی بے یقینی اور اتنی گھٹیا بات کا مطلب سمجھ کہ ماہین سے جوابا فقرہ پورا بھی ادا نہیں ہو سکا۔

۔"اچھا اچھا، اب چلو بچوں کو ناشتہ بنا کہ دو انہوں نے سکول بھی جانا ہے تمہاری طرح گھر میں آرام سے بستر پہ نہیں پڑے رہنا"۔ناجیہ اسکے جواب سے اصل بات تک پہنچی تو بجائے سوری کہنے کہ اسے آرڈر دیتی چلی گئی۔

ناجیہ نے ماہین کو الٹی کرتے دیکھا تو اسے لگا شائید دائمہ کی ساس نے جو کہا تھا وہ ماہین کے ساتھ ہوا ہے تبھی اب اسے الٹیاں ہو رہی ہیں۔وہ اسے شرمندہ کرنا چاہتی تھی۔اپنی جلن اور حسد کی آگ کو وہ مختلف باتوں کے ماہین پہ تیر چلا کہ ہی باہر نکالا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہے تو دکھ کی بات مگر حقیقت بھی ہے کہ کچھ لوگ دوسروں سے جڑی گندی اور گھٹیا باتیں (افواہیں) ذہن نشین کر لیتے ہیں۔تاکہ گاہے بگاہے ان باتوں کو دہرا کہ

وہ دوسروں کو شرمندگی کی دلدلوں میں دھکیلتے رہیں۔ ایسے لوگ دوسروں کو شرمندہ ہوتے دیکھنا انتہائی پسند کرتے ہیں۔

اس واقعے کے بعد ماہین نے خود کو گھر کے اندر بھی ایک بڑی چادر میں چھپا لیا تھا۔ منیب حسیب کے سامنے وہ نہیں آتی تھی۔ باشتہ اور کھانا وہ انکے آنے سے پہلے میز پہ لگا دیتی تھی۔ صفائی ستھرائی کا کام وہ انکے آفس جانے کے بعد کرتی تھی۔ اور ناجیہ اس کی اس حرکت سے خوش ہی ہوئی تھی کہ ایسے کبھی بھی حسیب، منیب کی نظر اس پہ نہیں پڑتی۔ مہمانوں کے سامنے وہ جاتی نہیں تھی۔ گھر کے کام ختم کر کے اپنے کمرے میں چلی جاتی تھی۔ جہاں دو چار رسالے، کچھ ردی ہوئی کتابیں اور چند پرانے اخبار تھے جنہیں بار بار پڑھنے سے وہ حفظ ہو چکے تھے۔ اس کے پاس تفریح کا کوئی ذریعہ نا تھا۔ ٹی وی وہ شروع دن سے ناجیہ کے ڈر سے نا دیکھتی تھی۔

نوکروں کو اس کے آنے کے بعد نکال دیا گیا تھا۔ کوئی ذی روح ایسا نا تھا جس سے وہ بات کر سکتی جس کے ساتھ دو گھڑی بیٹھ کے ہنس بول لیتی کہ ایسے اپنے زندہ ہونے کا احساس ہی باقی رہ جاتا۔ اب تو فقط دو وقت کی روٹی اور سر پہ چھت رہے وہ دن بھر

www.novelsclubb.com

کام کرتی رات کو اپنے بچھڑے رشتوں کی یاد میں آنسو بہاتی رہتی زندگی ایک خاموش تاریک رات کی مانند ہو گئی تھی۔ جس کا سویرا جانے کب ہونا تھا۔

---------------------------------------------

-----------------------------------

کچھ تو ہو شام کی سرحد میں اُترنے کی سزا

گرم سُورج کو سمندر میں ڈبویا جائے

www.novelsclubb.com

---------------------------

۔"اٹھو مہارانی۔ بہت سو لیا تم نے، اور بہت خدمتیں کر لی ہم نے"۔ ماہین فجر کی نماز پڑھ کے تسبیح کرتے کرتے کچھ دیر سونے کے لئے لیٹی ہی تھی کہ اچانک اسے



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کسی نے جھنجھوڑ ڈالا۔اس نے ہڑ بڑا کے آنکھیں کھول کے دیکھا تو سامنے ناجیہ بھابھی اسے باتیں سنا رہی تھی۔

۔"دیکھو کتنا دن چڑھ گیا ہے اٹھ کے کوئی کام کاج ہی کر لو۔کہ اب بس ہمارے سر پر بیٹھ کہ مفت کی روٹیاں ہی توڑتے رہنے کا ارادہ ہے"۔ناجیہ کی زبان آگ اگل رہی تھی۔

۔"سوری بھابھی رات دیر سے آنکھ لگی تھی اس لیے

-------------------ماہین نے مرے مرے لفظوں سے کہا۔اپنی جگہ شرمندہ بھی ہوئی کہ اسے جتایا گیا تھا۔اسے یہاں رہتے اتنے دن ہو گئے تھے کہ اس کی روٹی گنی جائے۔خفت کے مارے اسکا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

۔"اب اگر نیند پوری ہو گی ہے تو اپنی مظلومیت کی داستان سنانا بند کرو۔اٹھ کے میرے ساتھ ناشتہ بنواؤ بچوں نے سکول جانا ہے۔حسیب اور منیب نے کام کے لیے جانا ہے، باقی کے اور بھی ڈھیروں کام کرنے والے رہتے ہیں۔اب یہاں اس

گھر میں رہنا ہے تو اٹھ کے ہاتھ بھی ہلانا ہو گا۔ بنا ہڈ پیر ہلائے کھانا ملنے سے رہا۔ ہم نے کوئی یتیم خانہ یا لنگر خانہ تو کھول نہیں رکھا کہ فی سبیل اللہ بٹھا کے کھلاتے رہیں "۔ ناجیہ نے اس کی بات کاٹ کے نا صرف حکم نامہ جاری کیا بلکہ اپنی زبان سے اس کی عزت نفس پہ کاری وار کر گئی تھی۔

کوئی خوشی سے مجبور نہیں بنتا، کسی کا دل نہیں چاہتا ہو تا وہ اپنا گھر چھوڑ کے در بدر کی ٹھوکریں کھائے۔ یہ تو اللہ کی مرضی پہ منحصر ہے کہ وہ کس کو کن حالات سے گزرنے پہ مجبور کر دے۔

ہمیں اپنے اندر انسانی ہمدردی اور اللہ کا خوف کبھی بھی مٹنے نہیں دینا چاہئے۔ جانے کس لمحے

www.novelsclubb.com

ہم اللہ کی پکڑ میں آجائیں کوئی نہیں جانتا۔

اس کے جانے کے بعد ماہین اپنی جگہ سے اٹھی واش روم میں فریش ہونے کے بعد اپنے بالوں کو برش کیا۔ کپڑے بدلے چادر سے اپنا وجود ڈھانپا اور کچن میں آگئی۔ ناجیہ کچن میں موجود نہیں تھی۔ نا ہی ناشتہ بننے کے کوئی آثار نظر آرہے تھے ان دو چار دنوں میں ماہین کو اندازہ ہو گیا تھا کہ گھر کا کونسا فرد کیا ناشتہ کرتا ہے۔ اس نے جلدی سے آٹا گوندھا، آملیٹ کے لئے پیاز ٹماٹر سبز مرچ دھنیا وغیرہ کاٹ کے آمیزہ تیار کر کے سائیڈ پر رکھ دیا۔ چائے پکنے کے لئے رکھ کے دوسری طرف توس سینکے، دوسرے چولہے پہ توا رکھ پراٹھا بیل کے ڈالا اور تیسرے چولہے پہ آملیٹ بھی بننے کیلیے رکھ دیا۔ آدھے پونے گھنٹے تک ناشتہ تیار کر کے اس نے ٹیبل پر لگا دیا تھا۔ تب تک سبھی ناشتے کی میز پہ بھی آچکے تھے۔ ناجیہ اسے اٹھانے کے بعد سے لے کر ناشتہ بن کے ٹیبل پہ لگ جانے تک دوبارہ کیچن میں نہیں آئی تھی۔ جس کا صاف مطلب تھا کہ ناشتہ اسے ہی بنانا ہے۔ اب اس گھر میں رہنے کے لئے آج کے بعد کچن کی ذمہ داری اسے ہی سنبھالنی تھی۔ بھرے پورے گھرانے کی لاڈلی ایک حادثے کے باعث یتیم، بے سہارا، لاوارثوں کی طرح ان کے در پہ پہنچ

www.novelsclubb.com

گئی تھی۔ تو اسے لاڈ پیار بھلا کے نئی زندگی کے حالات میں اپنے آپ کو سیٹ کرنا تھا۔ ماہین نے چپ چاپ یہ ذمہ داری اٹھالی تھی۔ انکار کی گنجائش ہی نہ تھی۔

ناجیہ نے دبے لفظوں میں بہت بار منیب سے کہا کہ وہ اسکے رہنے بندوبست کہیں اور کردے مگر منیب نے انکی باتوں پہ کان نادھرا۔ منیب اپنے بھائی حسیب کا بے حد لاڈلا تھا وہ اس پہ زور دیتی تو حسیب نے پھر بھی منیب کی ہی ماننی تھی اس لیئے اس نے منیب کو مذید کچھ کہنے کی بجائے سبھی نوکروں کی چھٹی کروائی اور سارے کام اسکے سر پہ ڈال دیئے۔ ناجیہ کا خیال تھا اس حربے سے کسی دن ماہین خود ہی تنگ آ کے اس گھر سے چلی جائے گی۔

--------------------------------------------------------------------------------------

www.novelsclubb.com

----

۔"سنا ہے عباس رحمانی نے اپنی بیٹی کیلی ئے نوریز کو پسند کیا ہے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں آئی انہیں "ہمارے" بیٹے نظر نہیں آئے کیا؟ خیر ہمارے بیٹے سے نا سہی

"تمہارے "بیٹے سے بھی اگر یہ رشتہ جڑ جائے تو ہمیں فائدہ تو بہت ہو گا"۔ پارٹی سے واپس آ کے سنبل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی جیولری اتارتے ہوئے عنیزہ سے سنی ہوئی بات ہمارے اور تمہارے بیٹے پہ خاص زور دے کے بتا رہی تھی۔

۔"تمہارے منہ میں گھی شکر سنبل، کاش ایسا ہو جائے نور یز ایک دفعہ رحمانی کی بیٹی کا دل جیت لے تو دیکھنا میں چند دنوں میں بزنس کو کن بلندیوں پہ پہنچاتا ہوں"۔ ہمارے اور تمہارے پہ زور دینے والی بات جبار جان بوجھ کے اگنور کر کے جوش سے بولے۔ یہ خبر انکی آج کی ساری تھکاوٹ بھگا لے گئی تھی۔ عنیزہ نے کہا تھا تو سو فیصد ایسا ہی ہو گا۔ وہ عباس رحمانی کی سالی تھی جو ان کے ساتھ انہیں کے گھر رہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

۔"میرے منہ میں گھی شکر بعد میں ڈالنا پہلے اپنے باپ کے منہ میں کچھ ڈالو کہ وہ اس رشتے کہ لیئے نور یز کو الٹی سیدھی پٹی نا پڑھائے۔ پہلے ہی انہوں نے مڈل کلاس کے لوگوں کی طرح شرم و حیا، عزت و قار۔ رحم دلی، ہمدردی، بڑوں کا ادب اور جانے کیا کیا، سکھا سکھا کے نور یز کو بورنگ اینڈ اینگری ینگ مین بنا دیا ہے۔ لڑکیوں

سے تو کوسوں دور بھاگتا ہے۔آج تک ایک بھی لڑکی کو اس نے نظر اٹھا کے تو دیھا نہیں ہے بات کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔رحمانی صاحب کی بیٹی کا دل کیسے جیتے گا ؟"۔ سنبل نے جبار کے خیالی محل کو پل بھر میں اپنی باتوں سے ڈھیر کر دیا تھا۔

۔"یہ اباجی کے کم اور اس ڈرپوک عورت کے زیادہ پڑھائے ہوئے سبق ہیں"۔ جبار لفظوں کو یوں پیس کے بولا جیسے اسکے دانتوں تلے سمیعہ کی گردن ہو۔

۔"اگر نوریز کی بجائے نومی، سنی اور لکی کے لیئے وہ کہتے تو بھئی میں تو ذرا بھر کی دیر نا کرتی ہانیہ کو اپنی بہو بنانے میں"۔ جیولری اتارنے کے بعد وہیں کھڑے اس نے میک ریموور سے میک اپ اتارا پھر الماری سے تبدیل کرنے کے لیئے ایزی ڈریس لیا اور باتھ روم میں گھس گئی۔

www.novelsclubb.com

۔"اباجی سے اس بارے میں بات کرنی ہی پڑے گی مجھے"۔ سنبل کے واش روم جانے کے بعد خود ہی بڑبڑاتے وہ بھی اپنا سلیپنگ سوٹ لے کے چینجگ روم میں

گھس گئے۔وہ ہر صورت میں اس رشتے کو جوڑنے اور اس سے بزنس کی دنیا میں فائدہ حاصل کرنے کو بے چین ہو گئے تھے۔

-----------------------------------------------------------

ماہین نے کچن کا سارا کام ختم کر لیا تھا اور پھر بور ہونے لگی تو کمرے میں جانے کی بجائے پہلی دفعہ بک شلف سے ایک کتاب اٹھا کے باہر لان میں پڑی ہوئی ٹیبل اور چیرز میں سے ایک کرسی پہ آ کے بیٹھ گئی۔

۔"کیا بات ہے منیب آج بہت خوش دکھائی دے رہے ہو"۔وہ وہاں بیٹھی کتاب کے صفحات کے ساتھ ورق گردانی کرنے میں منہمک تھی۔جب آہٹ پہ ماہین نظر اٹھا کے دیکھا۔تو سامنے خاصے بھرپور انداز میں مسکراتا ہوا منیب کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ماہین کو اور کچھ سمجھ نا آیا تو اس کی گہری مسکراہٹ کی وجہ پوچھ لی۔



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاں یار، بات ہی کچھ ایسی ہے۔ میں آج بہت خوش ہوں۔اتنا خوش ہوں کہ مجھے اپنا آپ ہواؤں کے سنگ محوپرواز محسوس ہورہا ہے"۔اس کے سامنے والی کرسی پر ٹک کے منیب نے دونوں ہاتھوں کا تکیہ بنا کر سر کے پیچھے رکھا۔اور پرسکون انداز میں بیٹھ کہ وہ اسے اپنے خوش ہونے کی وجہ بتانے لگا۔

۔"بھائی نے ہماری کمپنی کی ایک برانچ دبئی میں کھولی ہے،میری خواہش پہ میرے لئے اوراس کی ساری ذمہ داری اب مجھ پے ہو گی۔ میں جیسے چاہوں وہاں اپنی مرضی سے بزنس کر سکتا ہوں۔ میرا بہت سالوں پرانا خواب پورا ہونے جارہا ہے ۔تم جانتی ہونا یہ میری بڑی پرانی اوردلی خواہش تھی۔ دبئی میں اپنا ذاتی بزنس کرنے کی"۔وہ آسمان کی طرف نظریں اٹھائے خوشیوں سے معمور خوابیدہ لہجے میں بول رہا تھا۔ماہین کے پاس کہنے کو کچھ نا تھا سو خاموش ہی رہی۔

۔"اچھا ایک بات بتاؤ، میں دو تین سالوں کے لئے چلا جاؤں گا۔ میرے لوٹنے تک تو میرا انتظار کرو گی نا؟"۔ایک دم سیدھا ہو کے اس نے اچانک سے سول کیا تو ماہین

چونک کر اسے دیکھنے لگ گئی۔اس وقت وہ اس سے ایسے سوال کی توقع نہیں کر رہی تھی۔

۔"اوہ ہیلو۔۔۔۔۔۔مجھے بعد میں جی بھر کے دیکھ لینا پہلے میری بات کا جواب تو دو"۔منیب نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجا کے کہا تو وہ اپنی جگہ شرمندہ ہو کہ رہ گئی۔وہ خیالوں میں بھلے کہیں بھی پہنچی ہو بظاہر تو نظریں اسی پہ جمائے اسی کو دیکھ رہی تھی۔

۔"میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔اب تم لوگوں کے سوا میرا کوئی نہیں ہے۔مجھے یہیں رہنا،یہاں کے رہنے والوں کی ہر بات ماننی ہے۔میں تمہیں کوئی امید کا دامن نہیں تھماؤں گی یہ الگ بات ہے کہ میں محبت تم سے ہی کرتی ہوں۔مگر میں تمہیں کوئی آس نہیں لگانے دینا چاہتی۔کیوں کہ اب میں اپنے ماں باپ کے گھر نہیں ہوں۔اس چھت کے سربراہوں نے مجھ بے آسرا کو سہارا دے کہ اپنا احسان مند بنا لیا ہے اب میری زندگی کا فیصلہ اس گھر کے فرد ہی کریں گے۔اور

میں ان کے ہر فیصلے کو دل سے قبول کروں گی"۔اس گھر میں آنے کے بعد یہ پہلی اتنی لمبی بات اس نے منیب سے کی تھی۔اور شاید آخری بھی۔

۔"ہمممم۔۔۔۔۔یعنی جو کرنا ہے مجھے ہی کرنا ہے۔ٹھیک ہے پھر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔میں محبت سے باندھ قید کرلوں گا تمہیں اور کہیں جانے ہی نا دوں گا"۔

منیب نے کچھ سوچ کہ پہلے ہنکارا بھرا پھر اٹھ کھڑا ہوا۔اور جانے سے پہلے اپنی بات کہہ گیا تھا۔

---------------------------------------------------------------------------

۔"نورینہ میں تمہیں کہہ رہا ہوں،اٹھو یہاں سے۔ڈرائیونگ میں خود کروں گا۔ کیوں کہ میرا ابھی مرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے"۔نورینہ کو ڈرئیونگ سیٹ پہ بیٹھا دیکھ کے نوریز خاصہ جز بجز ہو رہا تھا۔ایک تو نورینہ کو ابھی ٹھیک سے گاڑی چلانی

www.novelsclubb.com

بھی نہیں آتی تھی اوپر سے لاھور کی پر ہجوم سڑکوں پر بھی وہ گاڑی کو ہوائی جہاز سمجھ کے چلاتی تھی۔

۔"نوریز تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اب کی بار یعنی واپسی پہ میں ڈرائیو کروں گی۔ دیکھو اب وعدے کے مطابق تم پیسنجر سیٹ پہ آ کے بیٹھو اور مجھے خود ڈرائیو کر کے میکے جانے دو"۔نورینہ نے کچھ اس ادا سے مان بھرے لہجے میں کہا کہ وہ اسے منع کرتے کرتے رک گیا۔

۔"عرشمان بھائی کو بتا دو کہ تم خود ڈرائیو کر کے میکے جا رہی ہو"۔نوریز گھوم کے دوسری طرف آیا اور بیٹھنے سے پہلے اسے صلاح دی۔

۔"عرشمان کو پتہ ہے میں مائیکے جا رہی ہوں۔اور تم مجھے لینے آئے ہوئے ہو۔تو پھر اب دوبارہ سے کیوں بتاؤں؟"۔نورینہ کو اسکی بے تکی بات کی پہلے تو سمجھ نا آئی پھر فورا سمجھتے ہوئے بولی۔"تم یہ اس لیئے کہہ رہے ہو نا کہ میں کال کرنے دوبارہ اندر

جاؤں اور تم اس سیٹ پہ قبضہ کر لو۔اس نے ڈرائیونگ سیٹ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔

۔"نہیں، بلکہ اس لئے وہ شام کو تم سے ملنے گھر کی بجائے آسانی سے اسپتال آسکیں "۔نوریز نے مسکراہٹ دبا کے کہا۔

۔"نوریز کے بچے اب تمہیں میں نہیں چھوڑوں گی "۔اس کی بات سمجھ میں آتے ہی نورینہ بچوں کی طرح اس پہ جھپٹی۔

۔"ارے ارے بس کر دو نورینہ ورنہ تمہاری ساس نے دیکھ لیا تو سمجھیں گئیں تم کسی جنگل کی مخلوق ہو "۔نوریز نے خود کو چھڑوانے کے لیئے دہائی دی۔

۔"گھر چلو زرا، دیکھنا مما جان، دادا، دادی سب کو تمہاری شکائت کرتی ہوں۔نوریز کی بات پہ وہ فوراسیدھا ہو کے بیٹھ گئی۔گاڑی کو مین سڑک پہ فل سپیڈ میں بھگاتے وہ نوریز کو دھمکی دے رہی تھی۔اور نوریز اپنا بازو سہلا رہا تھا جس پہ نورینہ نے اپنے ناخنوں سے خراشیں ڈال دی تھیں۔

---------------------------------------------------------

-----

۔"ہاں بھئی دائمہ اب سناؤ کیا حال احوال ہیں، گھر کے کاموں بچوں کے ساتھ سر کھپائی کرتے دن میں تو ڈھنگ سے بات کرنے کی بھی مہلت نہیں ملتی۔ میں تو تھک جاتی ہوں"۔ناجیہ دائمہ کے کمرے میں اسکے پاس بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے یوں بولی جیسے گھر کے سب کام یہی کرتی ہو۔ حالانکہ دائمہ نے صبح سے ناجیہ کو ایک تنکا بھی توڑتے نا دیکھا تھا۔ گھر کے سارے کام ماہین کر رہی تھی۔اور تو اور بچوں کو بھی وہی کھانا کھلا رہی تھی اور بعد میں سکول کا ہوم ورک تک اسی نے کروایا تھا۔ جبکہ نوکر بھی سارے غیر حاضر تھے۔ حیرت ہے پھر بھی ناجیہ بھابھی تھک گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

۔"سب ٹھیک ہے بھابھی، اور سہی کہہ رہی ہیں جو دن بھر کاموں میں پھنسے رہتے ہیں ان کے پاس فارغ بیٹھ کے گپے لڑانے کا وقت کہاں ہوتا ہے"۔ دائمہ کے لہجے میں موجود طنز کو ناجیہ نے بلکل بھی محسوس نا کیا۔

۔"اوہ ہاں دائمہ، تمہیں پتا ہے ان لوگوں کی ٹکٹس آ گئی ہیں۔ منیب اگلے ہفتے دبئی جا رہا ہے۔ فلحال حسیب بھی کچھ دن کے لیۓ اس کے ساتھ ہی جائیں گے اسے وہاں کے بارے میں سب سمجھا کے دو چار مہینوں بعد واپس آئیں گے"۔۔ ناجیہ ٹاپک بدل کہ اسے نئی رپورٹ دے رہی تھی۔

۔"یہ تو بہت خوشی کی بات ہے بھابھی، اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اس نے ہمیں یہ دن دکھائے۔ ورنہ آپ تو جانتی ہیں ناہم کن حالات سے نکل کے یہاں تک آئے ہیں۔ یہ سب ابو کی محنت اور ایمانداری کا پھل ہے۔ مجھے اپنے باپ پہ بے حد فخر محسوس ہو رہا ہے"۔ دائمہ خوشی اور جذبات سے مغلوب ہو کے بولی تو آخر میں اسکی آواز رندھ گئی۔

موضوع بدل جانے سے وہ اسی بارے میں باتیں کرنے لگیں تھیں۔ مشہود (دائمہ کے ابو) کی شادی کو کچھ سال ہوئے تھے۔ بچے ابھی چھوٹے ہی تھے۔ جب ان کے باپ نے وراثت کے حصے کر دیئے تھے۔ وراثت میں دو دوکانیں ایک پلاٹ اور کچھ پیسے نقد ملے تھے ان کو۔ انہوں نے ان دوکانوں میں گارمنٹس کا کاروبار شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

جس میں اللہ نے بہت برکت ڈالی۔کچھ سال گزرے تھے جب انہوں نے رہائش کیلیۓ اس پلاٹ پہ عمارت بنوانا شروع کی۔ایک دن کچھ ڈیلرز نے ان سے یہ جگہ خریدنے کی بات کی۔ان کی زبانی اس جگہ کی قیمت سن کے وہ حیران رہ گئے ۔کیونکہ انکے معمولی پلاٹ کی قیمت آسمان کو چھونے لگی تھی۔انہوں نے بھاری رقم لے کے وہ پلاٹ بیچ دیا۔اس رقم سے انہوں نے نیا گھر بنانے کی بجاۓ اپنی گارمنٹس کی چھوٹی سی فیکٹری کھولی۔ان کی دن رات محنت اور اللہ کی رحمت سے انکی فیکٹری اور کاروبار میں چار چاند لگ گئے تھے۔جس سے انہوں نے نیا گھر بھی لے لیا تھا اور بچوں کو بھی اچھے اداروں سے تعلیم دلوائی تھی۔حسیب نے پڑھائی کے بعد باپ کے بزنس کو خوب محنت کرکے پہلے سے زیادہ پھیلایا تھا۔انکا بزنس نا صرف ملک کے مختلف شہروں میں بلکہ اب دبئ میں پھیلنے والا تھا۔جن دنوں منیب پڑھائی کے آخری سال میں تھا اس نے اپنے باپ سے فرمائش کی تھی کہ وہ اسے دبئ میں اپنا بزنس شروع کردیں۔وہ ان کے ساتھ وہاں کا بزنس سنبھالے گا مشہود نے اسکی بات پہ ہامی بھر لی تھی۔مگر وقت نے انہیں مہلت ہی نا دی۔انکے اس دنیا

سے چلے جانے کے بعد حسیب نے باپ بن کے دونوں بہن بھائیوں کو اپنی سر پرستی میں لے لیا تھا۔منیب کا جو خواب اسکے باپ کے جانے کے بعد ادھورارہ گیا تھا ۔وہ حسیب پورا کررہا تھا۔اسے اپنے بہن بھائی سے بے حد محبت تھی۔وہاں کے کاروبار کا اسے سمجھانے کا بس بہانہ ہی تھاوہ تواصل میں اسی محبت کی کشش میں منیب کے ساتھ دبئ جارہا تھا کیونکہ پہلی بار وہ اتنے عرصے کیلیۓ گھر سے دور جہاں جارہا ہے۔اسے فکر تھی وہاں اسکے سکون وآرام میں کوئی کمی نارہ جاۓ۔اور اسکے بزنس میں بھی اسکی مدد کرواسکے۔

---

------------

www.novelsclubb.com

۔"اباجی میں چاہتاہوں آپ اس بارے میں غور کریں۔یہ رشتہ ہو جاۓ توہمیں بزنس میں بہت فائدہ ہوگا"۔پوراایک گھنٹہ لگا کے جبار نے رحمانی کی بیٹی سے نوریز کا رشتہ کرنےاور بزنس میں ملنے والے فائدے کا بتاتے ہوۓ رزاق کو منانے کی

کوشش کی۔(کیونکہ رزاق مان جاتا تو سمیعہ یا نوریز اعتراض نا کرتے ویسے بھی سمیعہ ،نوریز اور نورینہ رزاق کا فیصلہ بنا پس و پیش مان لیتے تھے)۔

۔"تم ان بچوں کے مستقبل کا کبھی نا سوچنا۔جب بھی بات کرو گے اپنے فائدے کی کرو گی۔میں جانتا ہوں تمھیں نوریز کی بہتر جگہ شادی کرنے کی پرواہ نہیں۔میں تمہارا باپ ہوں جانتا ہوں کہ تم تو اسے لاٹری کا ٹکٹ سمجھ کے کیش کروانا چاہتے ہو ۔مگر اب ایسا ممکن نہیں،میں اب اسکے ساتھ کوئی زیادتی نہھں ہونے دوں گا۔انکی زندگی کا فیصلہ کرنے والے موجود ہیں تم ٹینشن نا لو اسکی شادی ہم خود کر لیں گے۔ تم جاؤ اپنے بیٹوں میں سے کسی ایک کا رشتہ عباس رحمانی کی بیٹی سے طے کرو اور خود ہی سارا فائدہ حاصل کرو۔نوریز اپنے بل بوتے پہ کم یا زیادہ خود ہی کرے گا۔ اسے کسی کی بیٹی کو سیڑھی بنانے کی ضرورت نہیں"۔رزاق نے جبار کو کھری کھری سنا دیں۔اور جبار اپنا سا منہ لے چلا گیا۔اسے لگا اسکا باپ اس کو سبق سکھانے کو اسے پریشان کرنے کو اس رشتے کے خلاف ہے۔

www.novelsclubb.com

بے حس انسان اپنی ساری زندگی دوسروں کو اپنی وجہ سے تکلیف دیتے گزار دیتا ہے۔اور سوچتا ہے کہ وہ حق بجانب ہے۔

--------------------------------------------

یہ میری قید تنہائی، یہ اداس خاموشیوں کی چادریں

میری خواہشوں کو وجود کی قبر میں جانے کس دفن کیا

زندگی کبھی کسی کے لیئے نہیں رکتی۔یہ اچھے برے وقت کے ہیر پھیر میں انسانوں کو ہنساتی رلاتی گزرتی جاتی ہے۔چاہتے ناچاہتے ہوئے سبھی کو اسکی ماننی ہی پڑتی ہے ۔اسے روکنے کی کوشش کرنی بھی نہیں چاہیئے کیونکہ جب کبھی یہ کسی کی ضد پہ آ کے منجمند ہوتی ہے تو سانسوں کی ڈوری توڑ دیتی ہے۔ تین سال اسی ڈگر پہ چل کے گزر گئے تھے،اس دوران سب کیلیئے زندگی میں بہت بدلاؤ آیا تھا،اگر کچھ

نہیں بدلا تو ماہین کی زندگی کا انداز۔اس کی تنہائی۔اسکی ویران زندگی کی شام۔کوئی قیدی بھی اتنا تنہا نہیں ہوتا جتنا وہ تھی۔قیدی تو پھر اپنے ساتھ قید،قیدیوں کے ساتھ ہنس بول لیتے تھے۔اپنی مرضی سے سوتے اپنے مرضی سے اٹھتے تھے۔مگر اسے پہلے دن سے جو قید تنہائی کا حکم ملا تھا اس پہ اب تک عمل کیا جا رہا تھا۔اسکی آزمائش دن بادن بڑھتی ہی جا رہی تھی۔اسکے وجود میں خاموشیاں اتر گئیں تھیں۔کوئی بات کہنے سننے والا نہیں تھا۔اور جو اسے اس گھر میں لایا تھا۔اس سے محبت کا دعوے دار تھا وہ بھی دبئ جا کے اسے بھلا ہی بیٹھا تھا اس نے کبھی وہاں جانے کے بعد اس سے رابطہ نہیں کیا تھا۔جانے کیا وجہ تھی کہ وہ نا خود پلٹ کے آیا تھا نا اس سے رابطہ کرتا تھا۔رات تنہائی میں اپنے بچھڑے ہوئے جب یاد آتے تو منیب کی یاد چلی آتی تھی۔وہ بھی تو اس سے بچھڑ ہی گیا تھا اس دنیا کے جھمیلوں میں کھو کے۔

---

۔"کیا بات ہے؟میں کچھ دنوں سے نوٹ کر رہی ہوں آپ کافی الجھے الجھے ہیں۔ پہلے تو میں نے سمجھا بزنس کی کوئی پرابلم ہو گی۔مھراب مجھے محسوس ہو رہا ہے بات


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ اور ہی ہے "۔آج چھٹی کا دن تھا حسیب اور ناجیہ ہمیشہ کی طرح اپنے بچوں کو گھمانے لے کے آئے تھے۔بچے پارک میں جھولے لے رہے تھے۔ناجیہ کافی دیر سے اکیلی ہی بولی جارہی تھی۔ حسیب غائب دماغی سے ہوں ہاں کہہ کے کسی سوچ میں ڈوب جاتے۔ناجیہ نے ان کی اس حرکت سے تنگ آ کے سول کیا۔

۔"کاروبار کی کوئی الجھن ہوتی تو میں اتنا سوچ بچار نا کرتا۔کیسے بھی کر کے اسکا حل نکال لیتا۔ مگر اب جو چیز مجھے پریشان کی ئے ہوئے ہے اسکی نوعیت ہی الگ ہے۔ اتنے حساس معاملے کا حل ڈھونڈھوں بھی تو کیسے ؟"۔ حسیب نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے سیدھے سوال کا جواب پہیلی کی صورت میں دیا تھا۔ جسے بوجھ لینا ناجیہ کے بس کی بات نا تھی۔اس لی ئے اس نے سیدھے سیدھے پوچھ لیا۔

۔"آخر پتا بھی تو چلے، بات ہے کیا۔کونسا معاملہ اتنا حساس ہے کہ جسے سوچ سوچ کے آپ ہلکان ہو رہے ہیں ؟

www.novelsclubb.com

۔"منیب ماہین کو ہسند کرتا ہے اس نے دبئ جانے سے پہلے مجھے بتایا تھا وہ تو یہاں سے جانے سے پہلے ہی ماہین سے منگنی کرنا چاہتا تھا۔تب مجھے یہ پسندید گی ہمدردی کا ایک پہلو لگا تھا۔میں اس وقت تو اسے کسی بھی طرح سمجھا کے،ایسے ہی اپنے ساتھ دبئ لے گیا تھا۔مجھے لگا تھا وہاں رہ کہ یہ وقتی ہمدردی کا بخار جلد ہی اتر جائے گا۔اور سچ پوچھو تو وہاں صدف نامی لڑکی سے اسکی دوستی اور ان کے درمیان بڑھتی نزدیکیاں دیکھ کے مجھے لگا منیب ماہین نامی لڑکی کو فراموش کر چکا ہے۔مگر میں غلط تھا وہاں صدف کے علاوہ تین چار اور لڑکیوں سے ساتھ دوستی رکھنے کے بعد بھی وہ اپنی بات پہ قائم ہے وہ اب بھی ماہین سے ہی شادی کرنا چاہتا ہے۔اسکا کہنا ہے وہ کتنی بھی لڑکیوں کے ساتھ بیچ میں رہا ہو۔ان کے ساتھ گھوما پھرا ہو۔وہ سب وقت پاس کرنے کا زریعہ تھا۔مگر محبت وہ صرف ماہین سے ہی کرتا تھا۔جب سے اس نے یہاں پاکستان چکر لگانے کے لیۓ آنے کا پروگرام بنایا ہے۔تب سے وہ مجھ پہ دباؤ ڈال رہا ہے کہ میں اس سلسلے میں ماہین سے بات کروں اور اس سے پوچھ کے منیب کے آنے کے بعد کی کسی بھی تاریخ میں انکا نکاح کر دوں گا"۔حسیب کے منہ سے

یہ سب سن کے ناجیہ کو ان دیکھی آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔اسے ماہین شروع سے ہی ناپسند تھی۔وہ اسکی خوبصورتی سے آج بھی اتنا ہی جلتی تھی جتنا پہلے دن جلی تھی۔دن بادن اسکی ناپسندیدگی کا گراف بڑھا ہی تھا۔مگر ماہین جس طرح بنا تنخواء کے گھر کا سارا کام کرتی تھی،اسکے بچوں کو سنبھالتی تھی،ہر وقت گھر نفاست چمکار ہتا تھا، کبھی کوئی چیز ادھر کی ادھر نہیں ہوئی تھی،نا اسکا کوئی خرچا تھا،نا ہی کہیں آنا جانا تھا۔غرض اس نے تو اسے ایمان دار نوکر کی حیثیت سے اب تک اپنے گھر رکھا ہوا تھا۔

۔"آپ منیب سے اس بارے میں کچھ مت کہیں اسے یہاں آنے دیں ایک بار۔ دیکھنا میں ایسا چکر چلاؤں گی کہ وہ لڑکی خود منیب کو پیچھے ہٹنے پہ مجبور کر دے گی۔یہ رشتہ کبھی بھی کسی صورت میں قائم نہیں ہو گا۔میں اپنے گھر میں اسے اپنی برابری کا مقام کبھی نہیں لینے دوں گی"۔ناجیہ بولی تو اس کی لہجے کی غراہٹ میں،عداوت، حسد، کمینگی اور شاطرانہ مکاری کے سوا کچھ نا تھا۔

www.novelsclubb.com

۔"لیکن تم ایسا کیا کرو گی کہ وہ خود منیب کو ایسا کرنے سے روک دے گی۔ حالانکہ جس گھر میں وہ معمولی حیثیت میں مجبور نوکروں کی طرح رہ رہی ہے وہ اسی گھر کی ملکہ بننے کا موقع اپنے ہاتھ سے بھلا کیونکر گنوائے گی؟"۔ حسیب کی پریشانی کم تو نہیں ہوئی تھی مگر ناجیہ سے بات کرکے ذہن ہلکا ضرور ہو گیا تھا۔

۔"یہ تو بس آپ مجھ پہ چھوڑ دیں، اور دیکھتے جایئے آگے آگے ہوتا ہے کیا"۔

۔"ہوں ٹھیک ہے تم بس جیسے تیسے بھی کر کے اس مسئلے کو ختم کر دو۔ میری پریشانی اپنے آپ ختم ہو جائے گی۔ میں منیب کو خود منع کروں گا تو وہ مجھ سے بد ظن ہو جائے گا اور ایسا میں ہر گز نہیں چاہتا"۔

۔"تو سمجھئے آپ کی پریشانی ختم ہو گی ہے۔ نا یہ شادی ہو گی نا وہ آپ سے بد ظن ہو گا
۔"

www.novelsclubb.com

تھینک یو سو مچ ناجیہ ۔ تم نہیں جانتی میں اس رشتے کے سخت خلاف تھا۔ منیب کے لیئے میں کسی اونچے گھرانے کی لڑکی لانا چاہتا تھا جو ہمارے ہم پلہ ہو"۔ان کی بات سن کے وہ مسکرادی۔

ناجیہ کے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ بتارہی تھی کہ وہ کوئی پلان بناچکی۔ جس پہ اب اسے جلد ہی عمل کرنا تھا کیونکہ منیب کہ آنے میں کچھ ہی دن باقی رہتے تھے۔

------------------------------------------------------------

-----------

۔"فجر کی نماز ادا کر کے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اسے رات کو دیکھا عجیب بر اسا خواب یاد آگیا۔ برے خواب والی دعا پڑی اور بائیں طرف منہ کر کر تھو کیا یہ عمل اس نے تین بار دہرایا۔اس کے بعد دعا کی حسبِ معمول ناشتہ بنانے کچن میں چلی آئی۔اور یہاں رجو کو کام کرتے دیکھ کے حیرت میں گم ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

۔"ارے رجو باجی آپ کب آئیں اور یہ ناشتہ آپ کیوں بنا رہی ہیں۔آپ چھوڑیں میں بناتی ہوں"۔ماہین رجو کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی کہ چلو کوئی تو اس گھر میں ایسا آیا تھا جب جسے وہ بات کر سکتی تھی۔ساتھ اسکے ہاتھ سے انڈے پکڑ کے خود آملیٹ کا آمیزہ بنانے لگ گئی۔رجو اس گھر کی پرانی ملازمہ تھی جو ماہین کے آنے سے پہلے کچن کا کام کیا کرتی تھی۔

۔"میں آج ہی واپس آئی ہوں بلکہ میں کیا میرے علاوہ باقی سبھی نوکر بھی واپس آ چکے ہیں۔صاحب نے ہمیں پچھلے مہینے کال کر کے کہا تھا کہ ہم چاہیں تو اگلے مہینے واپس یہاں کام کرنے آ سکتے ہیں۔ادھر مہینہ پورا ہوتے ہی ہم یہاں آ گئے ہیں۔ جس گھر میں ہم کام کرتے تھے وہاں کام کرتے کرتے کمر میں بل پڑ جاتا۔جبکہ یہاں اتنا کام نہیں ہوتا۔اور تم رہنے دو،میں بنا لیتی ہوں۔تم ادھر کرسی پہ بیٹھو"۔ رجو نے جوش سے ساری تفصیل بتا کے اسکا ہاتھ پکڑا اور کچن میں ایک سائیڈ پہ رکھے میز اور کرسیوں میں سے ایک پہ اسے بٹھا دیا۔

۔"ماہین شاپنگ پہ چلو گی میرے ساتھ ؟"۔ماہین اپنے دھلے ہوئے کپڑے سمیٹ رہی تھی جب ناجیہ نے اس کے کمرے کے دروازے سے آواز دے کے پوچھا۔

۔"جی۔۔۔۔؟"۔یہ سوال ان سالوں میں پہلی بار اس سے پوچھا گیا تھا تو جواب بھی سوال نما تھا۔

۔"چلو پھر جلدی اٹھو اور پانچ منٹ میں تیار ہو جاؤ۔میں بیگ وغیرہ لی کے آتی ہوں "۔ناجیہ عجلت میں کہتی وہیں سے پلٹ گئی۔کچھ لمحے ماہین ہونق بنی بیٹھی رہی پھر ناجیہ کی ناراضگی کے ڈر سے جلدی سے کپڑے بدلے،چادر اوڑھی اور باہر جانے کی دعا پڑھتے ناجیہ کے ساتھ چلی گئی۔ڈرائیونگ ناجیہ نے خود کی تھی۔وہ چپ چاپ اسکے ساتھ بیٹھی رہی۔

www.novelsclubb.com

ناجیہ نے چھوٹی موٹی شاپنگ کی تھی۔ایسی تو خاص کوئی چیز نہیں لی۔جس کے لیئے اس وقت شام کو آنا ضروری ہوتا وہ بھی اسکے ساتھ۔ماہین یہ سب سوچ سکی تھی۔ آج کا دن ہی اسے دھنگ کر دینے والا تھا پہلے سبھی نوکروں کا واپس آنا۔پھر دن

میں ناجیہ نے اس سے کہا تھا کہ وہ آج کے بعد کوئی کام نہیں کرے گی۔اب شام کو اسکے ساتھ شاپنگ پہ آنا۔ناجیہ کا رویہ کچھ دنوں سے اس کے ساتھ نارمل ہو گیا تھا۔ اب بات بات پہ وہ اسے پہلے کی طرح ذلیل نہیں کرتی تھی۔ماہین تو اس پہ ہی بہت خوش تھی۔اب اس کا یا پلٹ پہ تو وہ جی بھر کے ایک ساتھ حیران اور خوش ہو رہی تھی۔اسکی خوشی جلد ہی مٹی میں مل چکی تھی۔

دھوکے باز پہلے اگلے کے ساتھ نرمی برت کے اس کے دل میں اپنے لیئے بھروسہ پیدا کرتے ہیں۔پھر اس وقت دھوکہ دیتے ہیں جب اسکے گمان سے بھی نکل جاتا ہے کہ یہ شخص مجھے نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔

---

www.novelsclubb.com

-

۔"اے اٹھو، اور یہ کھانا کھالو"۔ جن لوگوں نے اسے اغواء کیا تھا ان میں سے ایک نے اسے مخاطب کر کے چارپائی کو ٹھوکر ماری یہ اسے فوراً اٹھ جانے کا اشارہ دیا گیا تھا۔ دوسرے نے کھانے والی ٹرے پاس پڑے ٹوٹے ہوئے ٹیبل پہ رکھ دی۔

۔"لگتا ہے دوا کا اثر ابھی ختم نہیں ہوا۔ پانی کے چھینٹے مار تا کہ اسے ہوش آئے۔ باس نے رات کو واپس آنا ہے اسے ابھی کھانا کھلانے کا حکم ہے۔ یہ ہوش میں آ کے کھانا کھالے تو باس کے آنے تک ہم تاش ایک بازی لگا لیں گے"۔ ماہین بلانے اور چارپائی ہلانے سے بھی نا اٹھی۔ تو انہوں نے اس کے منہ پہ پانی کا چھینٹا مارا۔

اس نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی تو نظر سامنے گھنی مونچھوں والے ایک کالے موٹے سے آدمی پہ پڑی۔ تو چیخیں مارتی اٹھ کے بیٹھ گئی اسکا وجود خوف سے لرزنے لگا تھا۔ ڈر کے مارے آنسوء بہنے لگے تھے۔ اسے لگ رہا تھا یہ ڈراونا خواب ہے جس میں اس نے کسی خوفناک و بھیانک شکل والے جن کو دیکھا ہے۔ اس موٹے آدمی کے ساتھی نے ایک بار پھر اسکے چہرے پہ پانی پھینکا۔ اس بار ان کے غصے کی وجہ سے پانی کی مقدار بہت زیادہ تھی۔ ماہین ایک دم ہڑبڑا گئی۔ مکمل ہوش میں آتے

www.novelsclubb.com

اسے وہ دونوں شخص اور اسکے اغواء کیے جانے والی بات یاد آگئی تھی۔اس نے انکو دیکھ کے اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پہ زبان پھیری ساتھ ہی ڈر کے مارے نظریں جھکالیں تھیں۔پیاس سے گلا خشک ہو گیا تھا۔وہ کل شام کو اغواء کی گئی تھی۔اب دن کا سوا ایک ہو رہا تھا۔

۔"پپ پانی"۔اس نے نگاہیں جھکائے دھیمی آواز میں پانی مانگا۔

۔"یہ کھانا اور پانی دونوں یہاں پڑے ہوئے ہیں۔خود ہی لے لو"۔چھوٹے قد والے نے کھانے کی ٹرے کی طرف اشارہ کیا اور دوسرے کو ساتھ لیئے اس کمرے سے نکل گیا ساتھ ہی باہر سے کنڈی لگا کے تالہ لگا دیا۔

یہ ایک سنسان جگہ تھی۔جہاں آس پاس کسی آبادی کے آثار نظر نہیں آرہے تھے۔یا شائید یہ کوئی فارم ہاؤس تھا۔اسے جس کمرے میں بند کیا گیا تھا وہ کافی کھلا کمرہ تھا۔سامان کے نام پہ ایک چار پائی اور ایک ٹوٹے میز کے علاوہ کچھ نا تھا۔ہاں مگر ایک دیوار میں روشن دان کافی بڑا تھا جہاں سے باہر صحن کا کچھ حصہ اور آسمان نظر آتے

www.novelsclubb.com

تھے۔اس نے پانی تو پی لیا تھا مگر کھانا اس نے نہیں کھایا تھا۔اسے رہ رہ کے ناجیہ کی فکر ہو رہی تھی۔جانے وہ اسے ڈھونڈ ھتے ڈھونڈ ھتے کتنا خوار ہوئی ہو گی۔

...(کل وہ دونوں شاپنگ کے بعد واپسی کیلیئے پارکنگ میں کھڑی تھی جب ناجیہ کو یاد آیا کہ وہ اپنا بیگ کہیں بھول آئی ہے۔اسے شاپنگ بیگز پکڑا کے وہیں انتظار کرنے کا کہہ وہ بیگ ڈھونڈنے چلی گئی۔اسے یہاں کھڑے دس منٹ ہو گئے تھے جب اس کے پاس ایک گاڑی آ کے رکی اس میں سے دو آدمی نکلے انہوں نے ایک رومال اسکے ناک پہ رکھا اور لمحوں میں وہ انکی بازوں میں لہرا رہی تھی۔اس وقت پارکنگ میں اور کوئی نا تھا۔اور یہ سب اتنی جلدی میں اتنا اچانک ہوا کہ اسے سمجھ ہی نا آئی کہ اسکے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ورنہ اور کچھ نہیں تو اپنی مدد کیلیئے چیخ و پکار ہی کر لیتی۔ وہ اس بات سے بے خبر تھی کی یہ سب ہوتے ناجیہ نے دیکھا تھا۔اسے ساتھ لا کے اغواء کروانے میں اسی کا ہاتھ تھا)۔

www.novelsclubb.com

رات کو وہ چارپائی پہ لیٹے لیٹے روشن دان سے نظر آتے سیاہ آسمان کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے ذہن میں بار بار یہی خیال آ رہا تھا کہ اسے کسی اور کے دھوکے میں اٹھایا گیا

ہے۔کیونکہ اس کے تو دوست نا تھے دشمن کہاں سے آتے۔ویسے بھی وہ تین سال سے ناجیہ کی طرف رہ رہی ہے۔اس کے لیئے نا صرف یہ شہر انجانا تھا بلکہ یہاں کے لوگ یہاں کی ہر چیز بیگانی تھی۔اسکی کسی کے ساتھ جان پہچان نا تھی۔

۔"مجھے کیوں اغواء کیا گیا ہے؟"۔اس نے روشن دان سے باہر صحن میں بیٹھے تاش کھیلتے دونوں آدمیوں کو پکار کے آج شام سے یہ سوال دسویں بار پوچھا تھا۔

۔"چپ کر کے باس کے آنے کا انتظار کرو۔باس آ کے سب کچھ خود بتائے گا۔ ہمیں حکم ملا تھا تمہیں اٹھانے کا تو ہم اٹھا لائے"۔وہ دونوں پہلے تو ہر بار خاموش رہے مگر اس بار شائید تنگ آ کے جواب دے دیا گیا تھا۔

۔"دیکھو میں اس شہر میں انجان ہوں مجھے یہاں کوئی نہیں جانتا۔یقیننا تم لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔شاید تم لوگ کسی اور کی جگہ مجھے لے آئے ہو"۔اس کے جواب دینے پہ ماہین نے بڑے یقین سے یہ بات کہی تھی جیسے وہ کہے گی تو وہ اسکی بات پہ فوراً اسے رہا کر دیں گے۔

www.novelsclubb.com

۔"کیوں کیا تمہارا نام ماہین نہیں ہے۔ کیا تم سیٹھ حسیب کے گھر نہیں رہتی۔ کیا تم انکی بیگم ساتھ شاپنگ پہ نہیں گئی تھی جہاں سے ہم نے تمہیں اغوء کیا تھا"۔اس بار جواب میں سوالات کی بوچھاڑ کی گئی تھی۔اپنا نام اور ساری صحیح انفارمیشن سن کے اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔باقی کی رات اس نے یہ سوچتے گزرای تھی کہ انہیں اسکے بارے میں یہ سب کس نے بتایا۔اس کو اغواء کروانے کا مقصد کیا ہے۔اس کا دشمن کون ہو سکتا ہے۔ان سب باتوں کو سوچتے اسکا شک ایک بار بھی ناجیہ یا حسیب کی طرف نہیں گیا تھا۔اس رات بھی کل کی طرح وہ شخص نہیں آیا تھا جسے وہ باس کہہ رہے تھے۔

----------------------------------------------------------------

www.novelsclubb.com

---------

منیب کے آنے میں بہت کم دن باقی رہ گئے تھے۔ منیب نے بتایا تھا وہ پچیس تاریخ کو آرہا ہے۔اس دن تیرہ تاریخ تھی جب ناجیہ اور حسیب نے اپنے ایک قابل اعتماد بندے سے کہہ کے ماہین کو اغواء کروایا تھا۔انکا ارادہ تھا وہ ماہین کا نکاح اسی آدمی

سے کرواکے انکو یہاں سے دور بھیج دیں گے۔اور منیب کو ایک کال کروائیں گے ماہین سے یہ کہلوانے کے لئے کہ وہ اپنی مرضی سے شادی کر کے کسی کے ساتھ یہاں سے جارہی ہے۔منیب اس کی بے وفائی کی وجہ سے نفرت کرنے لگتا۔اور بڑا بھی ہوتا تو چند دن اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کے تھک ہار کے بیٹھ جاتا۔ان کا کسی جگہ نام بھی نہیں آتا اور معاملہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا۔مسئلہ خراب تب ہوا جب چودہ تاریخ کی صبح بنا بتائے منیب انکو سرپرائز دینے پاکستان آگیا تھا۔منیب نے ماہین کے بارے میں پوچھا تو ناجیہ نے جھٹ جھوٹی کہانی گھڑ کے سنادی۔دوسری طرف جس آدمی کے زریعے انہوں نے ماہین کو اغواء کروایا تھا اسے چوری کے کیس میں پولیس نے پکڑ لیا تھا۔فلحال انتظار کے علاوہ ان کے پاس کوئی حل نا تھا۔ اگلے دن انکو اطلاع ملی اس شخص پہ چوری اور لوٹ کے کئی اور کیسسز بھی ہوئے ہوئے ہیں اب وہ لمبا ہی اندر رہنے والا ہے۔انکو اپنا پلان بدلنا پڑا تھا۔وہ اسکے آنے تک ماہین کو وہاں نہیں رکھ سکتے تھے۔اب ماہین کو مارنے کے علاوہ ان کے پاس کوئی چارہ نہیں بچا تھا۔

------------------------------------------------------------

----------

۔"سنو اگر آج کے آج میرا کام نا کیا تو جان لو تم میری طرف سے فارغ ہو"۔

موبائل کان کو لگائے اپنے اکھڑ غصیلے انداز میں کہتا وہ لفٹ سے باہر نکلا تو نظر سامنے راہداری میں کھڑے منیب پر پڑی تو موڈ پہلے کی نسبت اور بگڑ گیا۔قدم قدم چلتا وہ اس کی طرف آیا اور اتنے سے وقت میں اس نے سوچ لیا تھا اسے کیسے یہاں سے بگانا کرنا ہے۔

۔"بھائی میں دو گھنٹوں سے آپ کا انتظار کر رہا تھا اور اب آپ سے ناراض ہو کے جا رہا تھا"۔ناراض لہجے میں کہہ کے وہ جانے کیلئے لفٹ کی طرف بڑھا تو حسیب نے اسکا ہاتھ پکڑ کے روک لیا،بلیک جینز پہ سفید ٹی شرٹ اور سپورٹ جو گرز پہنے، بالوں کو بار بار ہاتھ سے پیچھے کرتا ہوا حسیب کو وہ بلکل چھوٹا سا بچہ لگا۔اس نے سوچا تھا وہ اسے یہاں سے چلتا کرے گا مگر اسکی ناراضگی نے سارا کام الٹا کر دیا۔

۔"آفس سے اپنا بیگ اٹھانے کی بھی مہلت ملے گی یا نہیں"۔ حسیب نے بنویں اچکا کے سوال کیا تو منیب کی آنکھیں ایک دم سے چمک اٹھیں۔

۔"آپ سچ میں چل رہیں ہیں میرے ساتھ، یا کہیں اور میٹنگ ہے؟"۔ منیب نے اسکے ہاتھ میں موجود اپنے ہاتھ کو نکالتے ہوئے کنفرم کیا۔

۔"تمہارے ساتھ ہی چل رہا ہوں یار، تم نیچے جا کے گاڑی میں بیٹھو۔میں بھی آرہا ہوں"۔ حسیب نے کہہ کے چابیوں کا گچھا اسکی طرف اچھالا اور خود اپنے کیبن کی طرف چل دیا۔ جبکہ منیب نے سیٹی پہ کوئی دھن بجاتا لفٹ کا بٹن دبایا۔

منیب کو دبئی سے آئے تیسرا دن تھا۔اسے ماہین کو ملنے کا تجسس تھا اتنے سالوں نے اسے کتنا بدلا تھا وہ دیکھنا چاہتا تھا۔اور بار بار حسیب کو یاد کروا رہا تھا کہ طے شدہ پروگرام کے تحت وہ اسے اا سے ملاوائے اور ان کے نکاح کا بندوبست بھی کرے۔

ابھی بھی وہ حسیب کے پاس اس لیۓ آیا تھا کہ وہ اسے ماہین سے ملوانے لے جائے۔ناجیہ اور حسیب نے اس سے کہا تھا کہ ماہین نکاح اور اسکی واپسی کا سن کے شرم

www.novelsclubb.com

کے مارے ان کے جاننے والوں کے ہاں چلی گئی ہے۔اسکا کہنا تھا وہ اس طرح منیب کا سامنے کرنے سے گھبرا رہی ہے۔ نکاح تک اسکا ارادہ وہیں رہنے کا تھا۔(یہ سب پلاننگ کا حصہ تھا)۔

۔"بھائی آپ مجھے بتاتے کیوں نہیں کہ آخر ماہین مجھ سے ملنا کیوں نہیں چاہتی؟"۔ وہ دونوں گھر لوٹے تو منیب ان کے سامنے پھٹ پڑا۔وہ جب سے آیا تھا بھائی بھابھی اسے ٹالتے جارہے تھے۔ کوئی صاف بات بتاتا ہی نہیں تھا۔

۔"ارے یار اتنی بے اعتباری والے سوال کیوں پوچھ رہے ہو۔اب ماہین خود ہی تم سے فلحال ملنا نہیں چاہتی اس نے تمہیں اسکا پتہ بھی بتانے سے منع کیا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہم ماہین کی مانے تب بھی پھنسیں اور تمہاری مانے تب بھی"۔ حسیب نے اسکا دھیان بٹانے کو ہنستے ہوئے مظلومیت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

۔"ارے لڑکے اتنے اتاولے کیوں ہو رہے ہو کچھ دن صبر سے آرام تو کرلو۔ پھر اپنے بہن بھائیوں سے مل ملالو۔ بعد میں یہ سب باتیں بھی ہوتی رہیں گی۔ماہین

کے چکر میں ہن سب کو تم بھلا ہی بیٹھے ہو"۔ناجیہ نے حسیب کے اشارے پہ پیار سے منیب کے کام کھینچتے ہلکی پھلکی کلاس لگائی مقصد صرف یہ موضوع ختم کرنا تھا۔

۔"اچھا تو چلیں پھر پکنک کا پلان بنائیں۔دائمہ آپی کو کال کر کہ کہیں وہ سب بھی آ جائیں"۔بھائی اور بھابھی کی باتوں سے منیب کو لگا وہ شاید انکے ساتھ زیادتی کر گیا ہے جبکہ وہ تو اسکے لئے ماں باپ کی جگہ ہیں۔ تبھی پل بھر میں پکنک پہ جانے کی فرمائش کر دی۔

۔"چلو ٹھیک ہے۔جاؤ تم تیاری کرو میں دائمہ کو کال کرتا ہوں"۔ حسیب نے بات ختم ہوتے سکون کا سانس لیا۔

۔"حسیب جو کرنا ہے آج کے آج کریں۔ جلدی اسکا کام ختم کریں۔نئے پلان کے مطابق ماہین کو ختم کروائیں اور منیب سے کہیں وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔کچھ دن اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر کے تھک ہار جائے گا"۔ناجیہ نے منیب کے جاتے ہی حسیب سے کہا اور حسیب اثبات میں سر ہلاتا کچھ سوچنے لگا تھا۔

------------------------------------------------------------

-----

۔"کیا کہا ہے باس نے، کس وقت وہ آ رہے ہیں"۔ چھوٹے قد والا کال سن کے آیا تو موٹے والے نے پوچھا۔ کمرے میں زمین پہ بیٹھی ماہین انکی آوازیں سن رہی تھی باس کے لفظ پہ اسکے بھی کان کھڑے ہو گئے تھے۔

۔"باس نہیں آنے والا، باس کے صاحب نے فون کیا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ باس کسی ضروری کام کے سلسلے میں دوسرے شہر چلا گیا ہے۔اس کے علاوہ وہ کہہ رہے تھے کہ اگر ہم اس لڑکی کا کام تمام کر دیں تو وہ ہمیں منہ مانگی رقم دے گا"۔اس نے کال کرنے والے اور نئی آفر کے بارے میں بتایا تو موٹے والے کی آنکھیں چمک اٹھی اور اس سے پوچھا کہ اس نے کیا جواباً کیا کہا ہے۔تو وہ کمینی سی ہنسی ہنس دیا اور اسکی ہنسی سے اسکا جواب پا کے موٹا بھی مسکرانے لگا۔وہ چھوٹے موٹے چور اچکے تھے۔انہیں ایک کام کے بدلے منہ مانگی رقم کی آفر ہوئی جسے ٹھکرانے کا سوال ہی

www.novelsclubb.com

پیدا نہیں ہوتا تھا۔اندر بیٹھی ماہین کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔کوئی اس سے بنا وجہ کے اس حد تک بھی دشمنی کر سکتا ہے کہ اسے جان سے ہی مار دے۔

۔"کیا خیال ہے پھر مار کے ٹھکانے لگانے سے پہلے آج کی رات رنگین بنا لیں؟"۔

چھوٹے قد والے نے کمینگی سے آنکھ دبائی۔

۔"ٹھیک ہے۔آؤ پہلے کچھ کھا کے پیٹ کی بھوک مٹاتے ہیں پھر۔۔۔۔۔"۔

موٹے نے خباثت سے کہا اور اسے ساتھ لیئے وہاں سے چلا گیا۔

انکے جانے کے بعد ماہین روتی دھوتی اپنی جگہ سے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھی یہ سوچ کہ شاید کمرا لاک نا ہو۔مگر ایک دو دفعہ دھکا لگا کے کھولنے پہ بھی نا کھلا تو پریشانی کے مارے ماہین کمرے میں ادھر سے ادھر چکر لگانے لگی۔ایک طرف جان جانے کا خطرہ تھا تو دوسری طرف عزت کے خاک میں مل جانے کا دونوں میں سے عزت زیادہ قیمتی تھی۔

www.novelsclubb.com

زندگی کے امتحان میں عزت، زندگی اور محبت کی بازی لگی ہو تو بنا کچھ سوچے سمجھے عزت کو چن لینا چاہیئے۔ماہین نے بھی عزت کو چنا تھا۔

۔"جان جاتی ہے تو جائے پر میں اپنی عزت پہ کوئی آنچ نہیں آنے دوں گی۔یااللہ میری مدد کر۔اے اللہ میری عزت کی حفاظت کر۔یااللہ تو مجھے میرے خاندان کے ساتھ اس دنیا سے اٹھالیتا۔میری زندگی بچانے میں جانے تیری کونسی مثلحت تھی۔ اے اللہ مجھے ذلت کی موت نا دینا۔یااللہ مجھے ان درندوں کا تر نوالہ بننے سے بچالے "۔آنسو بہاتی وہ دعائیں مانگتی وہ یہاں سے نکلنے کا سوچتی جارہی تھی۔

دروازہ لاک تھا۔اس دروازے کو اگر وہ توڑنے کی کوشش بھی کرتی تو کبھی نا توڑ پاتی۔دوسرا اگر وہ آس پاس ہوئے تو شور کی آواز سے سمجھ جائیں گے کہ اس نے انکی باتیں سن لی ہیں تب وہ اسے ضرور دبوچ لیں گے۔یہی سب سوچتے اسکی نظر روشن دان پہ ٹھہر گئی۔روشن دان کو نا کوئی کھڑکی لگی تھی نا گرل اور سائز بھی اتنا تھا ہی وہ دھان پان سی لڑکی اس سے دیوار کے اس پار جاسکتی۔اس نے چارپائی کو سیڑھی کی طرح ترچھا کر کے دیوار سے ٹکایا اور اللہ کا نام لے کے چھلانگ لگادی۔

www.novelsclubb.com

دھڑام کی آواز کے ساتھ وہ نیچے گری تو ایک بے ساختہ سسکاری اس کے منہ سے نکلی اسکے پیر میں کوئی نوکیلی چیز چب گئ تھی۔ماہین بنا پاؤں کی پرواکئے اٹھی اور لنگڑاتے ہوئے ایک طرف بھاگنے لگی۔جب اس سے چلنا بے حد دشوار ہوا تو وہ درختوں کے جھنڈ میں ایک سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئ تھکن پریشانی اور پیر کی تکلیف نے اسے بے حال کردیا تھا۔یہ سنسان جگہ تھی اس لیئے پاس پاس کسی زی روح کا نام ونشان نا تھا۔اسے وہاں بیٹھے کچھ دیر ہوئی تھی جب اسے ایک طرف سے آوازیں سنائی دیں۔اور یہ آوازیں ان آدمیوں کے علاوہ کسی اور کی بھی تھی وہ دو سے زیادہ لوگ لگ رہے تھے۔وہ لوگ باتیں کرتے اسی طرف آرہے تھے۔ماہین جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھ کے جھاڑیوں میں چھپ گئ۔

۔"حسیب آپ کو کوئی ڈھنگ کا آدمی نہیں ملا تھا اتنے سے کام کیلیئے؟ایک تو جیل میں پڑا ہے دوسرے یہ یہاں ایک لڑکی کو نا سنبھال سکے"۔ناجیہ کی آواز اس نے بخوبی سنی تھی۔اسکے منہ سے نکلے الفاظ پہ ماہین کو یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ یہ

www.novelsclubb.com

سب ان لوگوں نے کروایا تھا جن کے پاس وہ کئی سال رہ چکی ہے انہیں بھلا اس سے کیا خطرہ تھا۔اور یہ گتھی حسیب کے فقرے نے سلجھادی تھی۔

۔"آؤ ہم بھی واپس چلیں۔آندھی آنے والی ہے۔یہاں پاس میں ہائی وے ہے شاید وہ کسی سے لفٹ لے کے جا چکی ہو۔اب اگر منیب اسکا پوچھے گا تو ہم کہیں گے وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے"۔ناجیہ اور ان دونوں آدمیوں کو واپس لیئے وہ وہاں سے چلے گئے تھے۔(موسم شام سے کافی خراب ہو رہا تھا۔آسمان پہ کالے بادل چھائے ہوئے تھے)۔تب بھی ماہین کافی دیر وہیں بیٹھی رہی۔اس انکشاف نے اسکے اندر کی ساری توانائی سلب کر لی تھی۔صرف منیب سے دور رکھنے کیلئے انہوں نے اتنی گھٹیا چال چلی بس ایک دفعہ اسے کہہ کے تو دیکھتے وہ انکی مرضی کے بغیر سانس تک نا لیتی۔وہ بھلے منیب سے محبت کرتی تھی مگر اس نے کب کا منیب کو کہہ دیا تھا وہ انکی مرضی سے زندگی جیے گی جنہوں نے اسے اپنی چھت کے نیچے پناہ دی تھی۔

بڑی مشکل سے چل کے وہ ہائی وے تک آئی۔بنا جوتوں کو وہ خاردار راستے پہ چلتی یہاں تک پہنچی تھی۔پاؤں کے تلوے لہولہان ہو رہے تھے۔موسم کے تیور لمحہ با

لمحہ خطرناک ہوتے جا رہے تھے۔ سردی کی شدت سے خون ہڈیوں میں منجمند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ آنسو بہاتے دعائیں مانگتی سڑک کے کنارے چلنے لگی تھی۔ بارش کے ساتھ بادلوں کی گرج چمک دل دہلا رہی تھی۔ ماہین کو لگ رہا تھا خوف اور تکلیف کے مارے اس بدن سے جان نکلنا شروع ہو چکی ہے۔ چند قدم چلنے کے بعد وہ سڑک کے کنارے بے سدھ پڑی دنیا و مافیا کی فکروں سے آزاد ہو چکی تھی۔

------------------------------------------------------------------------

www.novelsclubb.com

ماہین کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک بار پھر کسی کمرے میں پایا اس دفعہ کمرے کی حالت پہلے والے کمرے کی نسبت مختلف تھی۔ یہ شاید کسی ہسپتال کا کمرہ

تھا۔اسکے ایک ہاتھ پہ ڈرپ لگی ہوئی تھی۔دوسرے پہ پٹی بندھی ہوئی تھی دونوں پاؤں پہ بھی پٹیاں ہوئی ہوئی تھیں۔

۔"اللہ کا شکر ہے تمہیں ہوش آگیا ہے ورنہ میں تو سوچ رہی تھی تم مجھے جیل بجوا کے رہو گی"۔ماہین اپنی یہاں موجودگی اور زخموں کی نوعیت پہ غور کر رہی تھی جب سامنے صوفے پہ بیٹھی نورینہ بے تکلفی سے بولی۔

۔"نورینہ تم یہاں ؟"۔نورینہ کو دیکھ کے وہ جتنا حیران ہوتی کم تھا۔ماہین نے تو سوچا بھی نا تھا کہ وہ پھر کبھی اپنے کسی دوست کسی جاننے والے سے مل سکے گی یہ اسکے ساتھ ایک بار پھر معجزہ ہی ہوا تھا۔کسی غلط ہاتھوں میں پڑنے کی بجائے وہ ایک دفعہ پھر کسی جان پہچان والے ملی تھی یہ اللہ کا خاص احسان ہوا تھا اس پہ۔وہ اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کرتی کم تھا۔

www.novelsclubb.com

۔"جس گاڑی سے تم نے خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی وہ بدقسمتی سے میں ہی ڈرائیو کررہی تھی"۔نورینہ کی بات سن کے اسے سمجھ آیا کہ وہ یہاں کیسے آئی ہے

۔

۔"یہ دوا کھالو اور تم ابھی آرام کرو۔ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تم جتنا آرام کروگی اتنی جلدی بہتر ہو جاؤگی"۔ماہین کو سوچ میں الجھے دیکھ کہ اس نے ڈاکٹر کی بتائی دوا کھلائی اور آرام کرنے کا کہا۔ماہین نے خاموشی سے دوا نگل کے آنکھیں بند کرلیں۔

بند آنکھوں کے پیچھے وہ سوچوں میں ڈوبنے لگی۔اس بیانک حادثے میں اگر میں میرا گھر بار ماں باپ سبھی رشتہ دار مجھ سے کھو گئے تھے۔میں بھرپورے خاندان کی بیٹی ایک دم سے تنہا ہو گئی تھی۔سبھی اپنوں کو کھو کے بھی تو میں زندہ تھی نا۔جب میرا کوئی سہارا نہیں رہا تھا تب بھی تو میں بچ گئی تھی۔جس ذات نے مجھے زندگی دی تھی اس نے میرے لیئے کچھ بہتر سوچ رکھا ہوگا۔میں اگر تب منیب کے ساتھ اس

www.novelsclubb.com

کے گھر نا آتی تو شاید حالات ایسے نا ہوتے۔ یا منیب تبھی مجھے اپنے نکاح میں لے لیتا تو ناجیہ اور حسیب پہلے دن ہی اسے قبول کر لیتے اور اگر نا بھی کرتے تو کم سے کم اتنے سال وہ اس چکی میں نا پستی ناجیہ عداوت میں اور حسیب اسکی نفرت میں اسکی جان اور عزت کا سودا تو نا کر پاتے۔ منیب دبئی جا کے اسے یوں بھلا بیٹھا تھا جیسے ماہین نام کی کسی لڑکی سے محبت کے دعوے کئے ہی نا ہوں۔ (محبت بھی کیسی بھلا وہ تو وہاں آئے دن نئی نئی لڑکیوں سے دوستیاں کرنے میں بزی تھا۔

------------------محبت یوں نہیں ہوتی کہ اپنے محبوب کو اسکے کٹھن وقت میں تنہا لڑنے کو چھوڑتے ہوئے بس اپنے کھوکھلے لفظوں کے ہار پہنا دو اور خود زندگی کی رنگینیوں میں کھوئے رہو۔ محبت میں خوشی اور دکھ کا وقت نہیں ہوتا۔ یہ تو احساس کا بندھن ہے یہ خود ہی ایک دوسرے کو ہر دم جوڑے رکھتی ہے تبھی تو محبت میں ہر موسم ہر حال میں احساس کی سیڑھی پہ قدم قدم چڑھنا ضروری ہوتا ہے۔) اسے سارا قصور ہی اپنا لگ رہا تھا۔ حالات نے اگر اسے مجبورًا ان کے در پہ پہنچا دیا تھا تو اسے انکی نفرت کے بعد وہاں نہیں رہنا چاہئے تھا وہ پڑھی لکھی تھی

جاب کر کے خود اپنا آپ پال سکتی تھی۔اپنوں کے بنا جینا آ گیا تھا تو ان کے بنا بھی جی سکتی تھی۔اللہ نے اس کو زندگی دی تھی تو آگے رزق بھی ضرور دیتا۔اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ واپس وہاں نہیں جائے گی اب وہ کسی کے در پہ جا کے نہیں بیٹھے گی ۔اب کسی پہ بوجھ نہیں بنے گی بلکہ اللہ کے بھروسے خود اپنے بل بوتے پہ زندگی گزارے گی۔اب محبت کی خاطر نہیں عزت کی زندگی جینا تھی۔کیونکہ لڑکیاں محبت سے زیادہ عزت چاہتی ہیں۔

نورینہ نے اسکا بہت خیال رکھا تھا۔اسکی دوائیوں اور کھانے پینے سب کا دھیان رکھتی۔پہلے دن سے لے اس کے ڈسچارج ہونے تک نورینہ نے اس سے کچھ بھی نا پوچھا تھا وہ جانتی تھی کہ وہ جن حالات میں جس جگہ انہیں ملی تھی اس رات ضرور کوئی نا کوئی حادثہ ہوا تھا۔(وہ اس دن کسی شادی سے واپس لوٹ رہے تھے جب سنسان سڑک پہ انہیں وہ بیہوش ملی تھی)وہ ماہین سے پوچھ کے اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی۔وہ تو دوستی اور انسانیت کے ناطے اسکا خیال رکھتی تھی۔اس واقعے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے علاوہ نورینہ اس سے ڈھیر ساری ادھر ادھر کی باتیں کر کے اسکا دھیان بٹاتی تھی۔ایک دن ماہین نے اسے سب کچھ خود ہی بتادیا تھا۔ایک بار اس نے کسی انجان پہ بھروسہ کیا تھا اب ایک دوست پہ کر رہی تھی۔اس نے نورینہ سے کہا تھا کہ وہ اسے تھوڑی سی رقم ادھار دے کے کسی ہوسٹل میں بھیج دے۔اگر ہو سکے تو جاب کے سلسلے میں بھی اسکی مدد کر دے۔اس بار وہ اعتبار بوجھ بننے کیلئے نہیں کر رہی تھی بلکہ مدد مانگنے کے لیئے مشورے کے طور پہ کر رہی تھی۔نورینہ نے اسکی ساری بات سننے کے بعد عرشان سے ذکر کیا۔

۔"ماہین آپ صرف نورینہ کی دوست ہی نہیں ہیں بلکہ میری بہن بھی ہیں۔اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہوسٹل کی بجائے میرے بھائی کے گھر میں کرایہ دار کی حثیت سے رہ لیں۔میرا بھائی یوکے رہتا ہے اسکے گھر کی دیکھ بھال ہم کرتے ہیں۔ ہوسٹل کی بجائے وہ گھر زیادہ محفوظ ہو گا۔آپ اس شہر میں اجنبی ہیں اور آپ کے زخم بھی ابھی سہی نہیں ہوئے ایسے میں آپ کو کسی کی مدد درکار ہو گی۔ہمارے گھر ساتھ ساتھ ہیں اس سے آپ کو وہاں رہنے میں کچھ سہولت ہو گی۔مدد کے لیئے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ اپنی دوست کو بلا سکتی ہیں۔اور جاب کی فکر نا کریں وہ بھی مل جائے گی"۔

عرشمان نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے تسلی دی۔ہوسٹل کی بجائے اپنے بھائی کے گھر میں کرائے دار کے طور پہ رکھ لیا تھا۔اور اپنے دوست کے ذریعے اسکی جاب کا انتظام کروا دیا تھا۔

زندگی کی نئی ڈگر پہ وہ اپنی مدد آپ کے تحت چل پڑی تھی۔

---------------------------------------------------------

----------

۔"ماہین۔۔۔۔۔۔۔"۔منیب نے شاپنگ پلازے کی طرف جاتے اشارے پہ گاڑی روکی تو نظر سامنے ایک گاڑی میں بیٹھی ماہین پہ پڑی۔جو نورینہ کی کسی بات پہ ہنس رہی تھی۔نورینہ مارکیٹ جا رہی تھی تو وہ بھی اس کے ساتھ کچھ ضروری اشیاء کی خریداری کے لیئے آ گئی تھی۔

ناجیہ کا غصے سے برا حال تھا۔ان کے اتنی مکاری اور سازشوں کے باوجود بھی ماہین زندہ بچ نکلی تھی۔انہیں پہلے تو فکر اس بات کی تھی کہ وہ پولیس کے پاس نا پہنچ گئی ہو پھر حیرت بہت زیادہ تھی کہ وہ ان کے گھر کے علاوہ کہاں جاسکتی تھی جو ابھی تک گھر واپس نہیں لوٹی تھی۔اب چھے ماہ بعد اسے اتنی شاندار گاڑی میں بیٹھے ہنستے ہوئے دیکھ کے اپنی پلاننگ کے ناکام ہونے کا غصہ حد سے زیارہ تھا۔اوپر سے منیب نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔اب جانے کیا ہو گا۔

۔"میں نے تمہیں بتایا تھا کہ وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔لو اب دیکھ لو اپنی آنکھوں سے۔دیکھو جس کے لئے تم ہم پہ خامخواہ ہی شک کرتے رہے وہ تمہارے ساتھ ساتھ ہمیں بھی دھوکا دے کہ اپنی دنیا میں کیسے ہنسی خوشی رہ رہی ہے"۔

ناجیہ کا دماغ جھوٹی من گھڑت کہانیاں گھڑنے میں بہت مہارت رکھتا تھا۔منیب کی سمجھ میں کچھ بھی آنے سے پہلے ہی اس نے اپنے لفظوں سے اس کے تن بدن میں آگ لگا دی تھی۔

www.novelsclubb.com

منیب نے غصے سے یوٹرن لیااور اس گاڑی کا پیچھا کیا۔وہ گاڑی جس گھر میں رکی تھی اسے دیکھ کہ وہ واپس آگیا۔ناجیہ سمجھ گئی کہ اب وہ دوبارہ یہاں آئے گااس سے ملنے ۔غصے سے اندر ہی اندر پیچ وتاب کھاتے خاموش ی رہی کہ منیب اس سے مل کہ اگر حقیقت جان بھی لے گاتو اسکا کونسا نام سامنے آنے والا ہے۔ماہین کو کونسا علم ہے کہ اسکے ساتھ یہ سب کس نے کروایا تھا۔بلکہ اسکے اغواء کا سن کے منیب پیچھے ہٹ جائے گا۔محبت کتنی بھی ہوایک اغواء یافتہ کووہ اپنی بیوی کبھی نہیں بنائے گا۔ وہ اپنی سوچوں میں مگن تھی جب منیب نے اپنے گھر کے گیٹ پہ گاڑی روکتے ہارن بجایا۔

ان چھے مہینوں میں اسے جتنا غصہ تھاوہ اب ماہین کو خوش دیکھ کراور ناجیہ کی باتیں سن کر سوانیزے پہ پہنچ گیا تھا۔اس دن کے بعدوہ بارہاوہاں گیا تھا۔مگر ماہین اکثر تو گھر ہی نہیں ہوتی تھی اگر ہوتی بھی تو اس سے ملتی نہیں تھی۔

---

۔"کیا بات ہے نورینہ کچھ دنوں سے تم بہت کھوئی کھوئی سی رہنے لگی ہو۔کیا کوئی مسئلہ ہے ؟۔"نورینہ نے کچھ دنوں سے نوٹ کی ہوئی اسکی حالت کی وجہ پوچھی۔

نورینہ روز شام میں کچھ دیر اسکی طرف اس کے ساتھ گپ شپ کرنے ضرور آتی تھی۔ماہین نے اپنے پچھلے تجربے کی بنا پہ ان کی طرف نا جانے کا عہد کرر کھا تھا۔ اور نورینہ اسکی کیفیت سمجھتے ہوئے اصرار بھی نہیں کرتی بلکہ خود ہی یہاں آجاتی تھی۔

۔"کچھ دنوں سے منیب مجھ سے ملنے کی کوشش کررہا ہے۔مجھے اس سے نہیں ملنا۔ کیا فائدہ اب ملنے کا"۔ماہین نے اپنا دل اسکے سامنے ہلکا کیا۔

۔"تم شادی کیوں نہیں کر لیتی ماہین؟"۔

۔"نورینہ پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس وقت میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں"۔

اسے نورینہ سے اس وقت ایسے سوال کی بلکل بھی توقع نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

۔"میں بھی نہیں ہوں۔تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم ہم پہ کتنا اعتبار کرتی ہو؟"۔نورینہ نے پہلے سے زیادہ سنجیدہ لہجے میں جواب دے کہ سوال کیا۔یہ تمہید باندھی تھی اس نے اپنی بات کہنے کیلئے۔

۔"اللہ کے بعد اس وقت میں تم لوگوں پہ اعتبار کر کہ ہی یہاں ہوں"۔ماہین نے بھی پوری سچائی سے جواب دیا۔ان چھے ماہ میں اس نے منیب اور نورینہ دونوں کے گھروں اور مدد کے انداز کو خوب پرکھ لیا تھا۔

۔"اگر میں بہن اور عرشان تمہارے بھائی ہونے کے ناطے تمہاری شادی کہیں کروانا چاہیں تو کیا تم ایک بار ہمارے انتخاب کو دیکھ کہ یا مل کے رائے دینا پسند کرو گی۔تمہاری شادی سو فیصد تمہاری مرضی سے ہی ہو گی۔ہم بس تم سے درخواست کریں گے کہ تم ایک بار ہماری بات پہ سوچ بچار کرو۔اور یہ ہی وہ حل ہو گا جس سے منیب تمہاری زندگی سے دور ہو گا۔کیونکہ جب تک تم شادی نہیں کرو گی اس کی آس بندھی رہے گی۔اور آس کی ڈور کاٹ کے ہی تم اس سے پیچھا چھڑوا سکتی ہو "۔نورینہ نے پہلے اپنی تمہید کی وجہ بتائی پھر اچھے خاصے انداز میں اسے سمجھایا کہ وہ کیسے اس گرداب سے نکل سکتی ہے۔

۔"ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر تم لوگوں کی نظر میں ایسا انسان ہے جو میرے بارے میں سب جان لینے کہ بعد بھی مجھے عزت سے اپنانا چاہے گا تو میں

اس کے بارے میں ضرور سوچوں گی"۔ماہین نے یہ بات بہت سوچ سمجھ کہ کہی تھی اسے لگتا تھا کہ کوئی بھی شخص تین دن اغواء شدہ،بے آسرا لڑکی سے شادی کی حامی نہیں بھرے گا۔

۔"ٹھیک ہے میں جس سے تمہاری شادی کروانا چاہوں گی اسے تمہارے بارے میں پہلے سب کچھ بتا کہ اور اسکی رضامندی کے بعد تمہارا جواب لینے آؤں گی "۔نورینہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور اس کے بعد دونوں نے اس موضوع پہ کوئی بات نا کی۔

----------------------------------------

-------------------------------

۔"اب آپ بتائیں مما جان؟کیا آپ کو میری رائے اچھی لگی یا نہیں؟"۔نورینہ موبائل کان کو لگائے اپنے بیڈ پہ نیم دراز سمیعہ سے ماہین کے بارے میں سب کچھ بتا کے کہ وہ کن کن حالات سے گزری ہے،اور اب منیب کا بار بار آنے سے ماہین کی

پریشانی دوبارہ بڑھنے لگی تھی ایسے میں وہ اسکی شادی نوریز سے کردینے کا پوچھ رہی تھی۔

۔"میں بھلا اور کیا کہہ سکتی ہوں بیٹا۔اللہ نے اگر اسے حالات کے گھیرے میں لا کے ہم تک پہنچایا ہے۔تو ہم اسے ہمیشہ کے لئے اپنے پاس ہی رکھیں گے۔ہم نوریز کی شادی اللہ کے حکم سے ماہین سے کردیں گے،میں ابا جی اور اماں جی (ساس سسر)سے بات کرلوں اور نوریز سے بھی اسکی مرضی جان لیں۔مجھے یقین ہے میرا بیٹا اور باقی سب باخوشی رضامندی دے دیں گے"۔سمیعہ کے دھیمے لہجے میں کہی بات سن کے نورینہ مسکرادی اسے معلوم تھا کہ اسکی ماں ایسا ہی کرے گی۔

اسی رات سمیعہ نے اپنے ساس سسر سے بات کی انہیں بھی ماہین کے حالات جان کے بہت دکھ ہوا۔نورینہ کی دوست کی حثیت سے وہ اسے پہلے سے جانتے تھے۔ انہوں نے نورینہ اور سمیعہ کے فیصلے کو سراہا اور نوریز سے خود بات کرنے کا کہا۔

www.novelsclubb.com

۔"جی دادا جان آپ نے بلایا تھا۔ خیریت؟"۔نور یزا نکے کمرے میں داخل ہوا تو ماں اور دادی کو دیکھ کے کھٹک گیا کہ یقیناً کوئی بہت اہم مسئلہ درپیش ہے جس کے لئے اسے طلب کیا گیا ہے۔

۔"آؤ بیٹھو"۔نور یزا نکے ساتھ صوفے پہ بیٹھ گیا جبکہ دادی اور مما جان سامنے بیڈ پہ انکی طرف پاؤں لٹکا کے بیٹھی ہوئیں تھیں۔

۔"ہم تمہاری شادی کرنا کرنا چاہتے۔اور یہ شادی جتنی جلدی ہو جائے اتنا ہی بہتر ہے۔تم چاہو تو کل تک اچھی طرح سوچ کو اور کل رات کو ہمیں اپنا فیصلہ سنا دینا"۔ رزاق نے اسے ماہین کی آپ بیتی سنادی اور ساتھ ہی اسے سوچ بچار کرنے کو اگلے دن تک کا وقت بھی دے دیا۔

www.novelsclubb.com

۔"دادا جان مجھے سوچنے کیلئے کل تک کی ضرورت ہی نہیں۔مجھے آپ پہ آپ کے فیصلے پہ یقین ہے آپ جو فیصلہ لیں گے وہ میری بہتری کے لئے ہی ہو گا۔آپ جب جیسے کہیں گے میں شادی کرلوں گا۔مجھے اس کے ماضی سے کوئی لینا دینا نہیں۔اور

میں یہ شادی اگر ہوتی ہے تو اسے پوری ایمانداری سے نبھاؤں گا بھی"۔نوریز کے جواب نے رزاق کا سینہ فخر سے چوڑا کر دیا تھا۔اس نے ان پہ اتنا اعتبار کر کے انکا مان بڑھا تھا۔انکا بیٹا آج تک یہ کام نا کر سکا اور ماہین کے ماضی کو وجہ بنا کے اسنے انسانیت کو شرمندہ نہیں کیا تھا۔اسکی آخری بات سے وہ سمجھ گئے تھے کہ اسکا اشارہ اپنے باپ کی طرف تھا جنہوں نے انکی مرضی سے شادی تو کرلی تھی مگر ایک وجود (اسکی ماں) کو ساری زندگی تپتے صحراؤں میں تنہا چھوڑ دیا تھا۔

نورینہ نے جب ماہین کو بتایا کہ وہ جس سے اسکی شادی کروانا چاہتی ہے وہ اس کے بارے میں سب جاننے کے بعد بھی رضامند ہے۔ماہین کی حیرت اس پہ ہی ختم نہیں ہوئی تھی جب اس نے اسے مذید حیرت کے سمندر میں دھکیل دیا۔یہ بتا کے کہ وہ جس سے اسکی شادی کروانا چاہتی ہے وہ کوئی اور نہیں اسکا اپنا بھائی ہے۔ماہین نے اس کے اتنے خلوص پہ اپنی طرف سے بھی رضامندی دے دی تھی۔اور جس طرح اچانک یہ رشتہ طے ہوا اتنی اچانک انکی شادی کی تاریخ بھی رکھ دی گئی تھی۔

--------------------------------------------------------------------------

----------

۔"مجھے ماہین سے ملنا ہے"۔ منیب نے عرشمان سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا

۔عرشمان دعوت سے واپس جا رہے کچھ مہمانوں کو رخصت کرنے گیٹ کے تک آیا تھا۔اس کے کہنے پر عرشمان نے وہیں پاس کھڑے اپنے بیٹے کے ساتھ اسے ماہین کی طرف بھیج دیا۔

ہر بار کی طرح ماہین نے ملنے سے انکار نہیں کیا تھا۔نا اس بار وہ اس کا سامنے کرنے سے کترائی تھی۔اب وقت آگیا تھا جب وہ اس باب کو ہمیشہ کیلیئے ختم کر دیتی۔بعض دفعہ کچھ لوگوں کو زندگی سے نکالنا اتنا ضروری ہو جاتا جتنا گلے ہوئے انگ کو کاٹ کے باقی کے جسم کو گلنے سے بچانا۔

www.novelsclubb.com

۔"دیکھو ماہین۔جو ہوا جیسے ہوا اسے بھول جاؤ۔چلو میرے ساتھ چلو ایک نئ شروعات کرتے ہیں۔دیکھو میں تمہاری یہ بد دیانتی معاف کر دوں گا۔چلو اب اٹھ

جاؤ۔ مجھے پتا ہے تم محبت صرف اور صرف مجھ سے ہی کرتی ہو۔ یہ جو کوئی بھی ہی جس سے تم شادی کرنے جا رہی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اسی نے تمہیں ورغلایا ہو گا ۔میں جانتا ہوں کہ میرے دبئی جانے کے بعد میرا تم سے رابطہ نا رکھنے کا تمہیں غصہ ہے۔اسی غصے میں آکر تم نے یہ قدم اٹھایا ہو گا"۔ سلام دعا اور کچھ گلے شکوؤں کے بعد اسے واپس گھر جانے کے لیے منا رہا تھا۔

---

۔"کیسی معافی؟ کونسی بددیانتی؟ میرا تم سے کوئی نکاح نہیں ہوا تھا جو میں نے تمہاری امانت میں خیانت کر کے بددیانتی کی ہو۔ میں کوئی بچی نہیں ہوں جسے کوئی ورغلائے گا۔ یہ جو بھی ہو رہا ہے ناسب میری مرضی سے ہو رہا ہے۔ ویسے بھی میرا تم سے کوئی ایسا تعلق نہیں کہ میں تمہیں صفائیاں دوں۔ اسلیئے میری تم سے درخواست ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ ابھی اسی وقت"۔ ماہین نے آج پہلی دفعہ اس کو سخت لہجے میں جواب دیا تھا۔ اسے منیب کو دیکھ کہ بہت غصہ آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

۔"مانا کہ میرا تم سے نکاح نہیں ہوا تھا محبت تو تھی نا تمہیں مجھ سے؟ پھر تم میرے ساتھ یہ سب کیسے کر سکتی ہو۔ میں تمہیں اپنے گھر چھوڑ کر گیا تھا تم مجھے یا میرا گھر چھوڑ کیسے سکتی ہو؟"۔ منیب نے اونچی آواز میں پوچھتے ہوئے ایک ہاتھ کا مکا بنا کے دیوار میں غصے سے مارا۔

۔"ہاں کرتی تھی محبت۔ تو؟ محبت کرتی تھی مگر محبت تمہارے نام کی ایسی کوئی سند تو نہیں تھی۔ جس میں یہ لکھا ہو کہ میں اپنی مرضی سے ساری زندگی شادی نہیں کر سکتی یا تمہارے گھر کے علاوہ کہیں جانے سے پہلے اجازت ضرور لینی ہے۔ اور ہاں میں یہ سب اپنی مرضی سے کر سکتی ہوں بالکل ویسے جیسے میرے ساتھ اتنا سب کچھ ہوا تھا"۔ ماہین نے غصہ سے کہہ کے رخ موڑ لیا اسے منیب سے اب مزید بحث نہیں کرنا تھی۔

www.novelsclubb.com

کافی دیر تک وہ اسے جذباتی باتیں کر کے مناتا رہا اس کی منتیں کرتا رہا مگر ماہین کا انکار اقرار میں نہ بدلا۔ مگر جب منیب کسی صورت بھی وہاں سے جانے کے لئے رضامند نہیں ہو رہا تھا تو ماہین نے گزرے سالوں کی اور اس اغواء کی ساری بات بتادی۔

۔"ذرا سا گھر کا کام اور بھابھی کی کچھ باتیں سن لینے سے تمہارا کیا جاتا تھا۔میں مجبور تھا جو جلدی نہیں آسکا اور تم نے یہاں نئی راہ ڈھونڈلی ؟"۔منیب نے ایک دفعہ پھر اسے گنہگار ٹہرایا تھا۔یہ بھول گیا تھا محبت کرنے والا مرد کبھی مجبور نہیں ہوتا ۔(کاش اسے کوئی آئنہ دکھاتا کہ نئی راہ ماہین نے نہیں تم نے ڈھونڈلی تھی۔وہاں تمہیں کبھی ماہین یاد اس لیئے نہیں آئی کیونکہ تم مجبور نہیں تھے بلکہ تمہیں تو ایک بعد ایک لڑکی کی صحبت میں وقت گزارنا تھا اور یہی وقت گزارتے گزارتے کب تین سال گزرے تمہیں تو ہوش ہی نہیں۔اپنی مرضی اب لوٹے ہو تو یہاں وہ سب (لڑکیاں) نہیں ملیں تو ایسے میں ماہین یاد آگئی ہے اسکی محبت جاگ اٹھی ہے ؟ ۔یہ مجبوری نہیں ہوتی ہوس ہوتی ہے)۔

www.novelsclubb.com

۔"یہ جو "ذرا سی بات اور کچھ کام" کہہ رہے ہو نا کاش کہ میری جگہ تم ہوتے تو تمہیں پتا چلتی وہ "ذرا سے" کے ساتھ ملنے والی اذیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خیر ان باتوں کا وقت گزر چکا ہے۔شاید میری تقدیر میں تم سے شادی کرنا لکھا ہی نہیں تھا۔اسی لیے تمہارے گھر میں اتنے سال رہنے اور تم سے محبت کرنے کے باوجود

بھی ہم میں کوئی پائیدار رشتہ نہ بن سکا۔اور جو تھوڑی بہت میری تم سے بول چال تھی وہ بھی تمہارے دبئی جانے کے بعد ختم ہو گئی تھی۔ جانتے ہو ایسا کیوں ہوا۔ کیونکہ اللہ میرے اور تمہارے دونوں کے دلوں کے راز کو جانتا تھا ساتھ اسے خبر تھی کس کے حق میں کیا بہتر ہے۔اب جسے جو مل جائے اسکا نصیب"۔

ماہین نے اسے سب بتا دیا تھا مگر ان لوگوں نے اس پہ جو احسان کیا تھا اس احسان کے بدلے اس نے ناجیہ اور حسیب کا نام کہیں نہیں لیا تھا۔اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ جنہوں نے پہلے بے آسرا جان کے سر پہ چھت دی بعد میں وہی بے یار و مددگار چھوڑ کے اسکی جان لینے پہ تلے تھے اور اسکی عزت کو داغدار کرنے کیلئے اسے دندروں کے حوالے کر دیا تھا۔اس نے اپنی طرف سے احسان کا بدلہ تو چکا دیا تھا۔ مگر دوبارہ اس گھر کے کسی مکین سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔

---

یہ سنگریزے عداوتوں کے، وہ آبگینے سخاوتوں کے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دلِ مسافر قبول کرلے، ملا ہے جو کچھ جہاں جہاں سے

آج مہندی کی رات منیب ایک بار پھر اسکے صبر کا

امتحان لینے پہنچ چکا تھا۔ وہ تو پہلے ہی اپنی اب تک کی گزری زندگی, اپنے دکھوں کو رو رہی تھی۔ اس پہ منیب کبھی بار بار اصرار کر کے اور کبھی اسکے پیروں میں بیٹھ کے منتیں کرتے ہوئے سب کچھ یاد دلا رہا تھا۔ تو درد بھی بڑھتا جا رہا تھا۔ جب کہ وقت نے بازی الٹ دی تھی کل تک وہ جو محبت کی ان دیکھی ڈور سے بندھی ان کے گھر پہنچی تو روح کو گھائل کروا آئی تھی۔ آج پھر وہ اسی محبت کے واسطے دیتا اسے پلٹ جانے کو کہہ رہا تھا جبکہ اب واپسی ناممکن تھی۔ کیونکہ اب جس شخص نے اسکا ہاتھ تھامنے کی بات کی تھی وہ محبت سے نہیں عزت سے اسے اپنی زندگی میں شامل کر رہا تھا۔ (محبت کا مزا چکھ چکی تھی اب عزت کی باری تھی)۔ منیب اسے اس سوئی محبت کے سہارے منانے آیا تھا جو خود اسے اتنے سال بھولی رہی۔ بات صرف اتنی ہوتی

www.novelsclubb.com

تو بھی کچھ بچت ہو جاتی اس نے تو سب کچھ جاننے کے بعد بھی ماہین کو ہی موردالزام ٹھہرایا تھا۔اب جب منیب لوگوں کی طرف سے وہ گنہگار بنادی گئ تھی۔ پھر تو وہ ان لوگوں کو لیئے کچھ بھی کرتی، ساری عمر اپنا آپ بے گناہ ثابت نا کروا پاتی۔آج آخری بار وہ اپنی محبت اور اپنی بربادی پہ جی بھر کہ روئی تھی۔ کہ اسکے بعد وہ محبت کا صفحہ اپنی زندگی کی کتاب سے پھاڑ کے آگے بڑھنے والی تھی۔

عورت قربانی دینے سے کبھی نہیں گھبراتی بلکہ عورت کی ذات کی پہچان ہی قربانی دینا ہے۔وہ زندگی کے ہر معاملے میں اپنی ذات کو پیچھے رکھ کے دوسروں کی خوشی کے لیئے ہنستے ہنستے اپنی خوشیاں قربان کردیتی ہے۔ مگر جب بات عزت پہ بن آئے تو وہ کبھی بھی کسی بھی حال میں سمجھوتا نہیں کرتی۔بلکہ تب تو وہ عزت پہ اپنا سب کچھ قربان کردیتی ہے۔

www.novelsclubb.com

---------------------------------------

-----------------------------------



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔" قبول ہے "۔ نکاح خواہ نے نکاح کے لیئے اسکی رضامندی پوچھی تو وہ دل و جان سے کانپ گئی۔ مگر جیسے ہی عرشان نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھ کہ اسے حوصلہ دیا تو یہ الفاظ اسکے منہ سے ادا ہوئے۔

نکاح کے بعد باقی کی سب رسمیں نورینہ اور عرشان کی بہنوں نے کی اور نوریز سے ہر ہر رسم پہ اچھا خاصہ نیگ بھی لیا تھا۔اللہ کے کرم سے یہ شادی خیریت سے ہو گئی تھی۔یقیناً یہ فیصلہ آسمانوں پر بہت پہلے لکھا جا چکا تھا۔اسے نوریز کی بیوی ہی بننا تھا۔

ماہین تم کچھ دیر آرام کر لو نوریز کو ابھی سب کزنز نے گھیرا ہوا ہے۔وہ اسکی جان اتنی جلدی نہیں چھوڑنے والے "۔ نورینہ نے ماہین کو نوریز کے کمرے میں پہنچا کے آرام کرنے کا مشورہ دیا۔

www.novelsclubb.com

۔(ماہین کی رخصتی عرشان نے بھائی بن کے اپنے گھر سے کی تھی۔رزاق اپنے سبھی رشتہ دار اور ملنے والوں کے ساتھ نوریز کی بارات لے جا کہ پوری عزت سے اسے اپنے پوتے کی بیوی بنا کہ لائے تھے۔جبار اور سنبل نورینہ کی شادی کی طرح اس کی

شادی میں بھی بیگانوں کی طرح آئے تھے۔ جس کی کسی نے پرواہ نا کی۔ اگر وہ اپنی زندگی اپنے گھر بار میں خوش تھے تو اللہ کا ان پہ بھی ہمیشہ کرم ہی رہا تھا۔ اُنہیں چاہ نہیں تھی تو اِنہیں بھی پرواہ نہیں تھی۔ نورینہ اور عرشان بھی رخصتی کے ساتھ یہاں آگئے تھے کیونکہ نوریز کے سارے رشتہ دار اسی شہر میں تھے۔ ولیمہ کی رسم میں نورینہ اور عرشان بھی یہیں سے شامل ہونے والے تھے)۔

نورینہ کے جانے کے بعد وہ کچھ دیر ویسے ہی بیٹھی رہی۔ پھر اس نے کمرے کا جائزہ لیا۔ چاکلیٹ براؤن کلر کا فرنیچر، کریم پیٹ اور لائٹ براؤن پردوں نے کمرے کو بڑا خوبصورت، الگ اور یونیک لک دیا تھا۔ کمرے کے وسط میں بچھے کنگ سائیڈ بیڈ پہ مختلف اور جدید انداز کی سیج پہ وہ بیٹھی ہوئی تھی۔ کمرے یں ارد گرد کا جائزہ لیتے اس کی نظر بیڈ کے بلکل سامنے ڈیسنگ ٹیبل کے شیشے میں نظر آتے اپنے عکس پہ پڑی۔ ڈیپ ریڈ لہنگے پہ جیولری اور میک آپ نے اسکی شکل ہی بدل دی تھی۔

عرصے بعد خود کو سجا دیکھ کہ اپنا آپ کوئی اور لگ رہا تھا۔ آج سب نے اسکی خوب



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تعریف کی تھی۔اس پہ آج واقعی بہت نور آیا تھا۔اور نوریز تو لگ ہی شہزادہ رہا تھا۔ دونوں کی جوڑی بہت اچھی لگ رہی تھی۔

۔"اسلام علیکم "۔نوریز کی آواز پہ اس نے چونک کے نظریں گھما کے اسے دیکھا تو سلام کا جواب دینے کی بجائے سر جھکا گئی۔وہ جانے کب سے اپنی سوچوں میں مگن شیشے میں اپنے آپ پہ نظریں جمائے بیٹھی تھی۔اب ایک دم نوریز کے آنے سے کنفیوز ہو گئی تھی۔اسی لیئے سلام کا جواب بھی نا دیا۔

۔"اجازت ہے ؟"۔نوریز نے بیڈ پہ اسکے سامنے بیٹھ کے شیروانی کی جیب سے منہ دکھائی کے طور پہ لی ہوئی بریسلیٹ نکال کے پہنانے سے پہلے اجازت طلب کی۔ ماہین کو اسکی یہ حرکت بہت اچھی لگی۔بیشک وہ اب اسکی بیوی تھی۔اس پہ مکمل اسی کا حق تھا۔وہ اپنا حق استعمال کرنے کیلیئے اسکی اجازت لینے کا پابند نہیں تھا۔مگر وہ زندگی کی لمبی سڑک پہ چلنے سے پہلے اسکی اجازت لے کہ اسکے ساتھ قدم قدم چلنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی"۔ماہین کو اس بار جواب دینا پڑا تھا۔ساتھ ہی اس نے ہاتھ نوریز کی طرف بڑھایا۔

"ماہین میں نے آپ کے ساتھ یہ رشتہ پوری ایمانداری سے دل کی رضامندی سے جوڑا ہے۔جس طرح ساری دنیا کے سامنے آپ کو بیاہ کہ لایا ہوں ویسے ہی ساری زندگی آپ کو عزت سے اور پیار سے رکھوں گا۔زندگی کے ہر سکھ دکھ میں آپ مجھے اپنی ڈھال کے طور پہ پائیں گی۔ایک دوست ہمسفر رازدار کے طور پہ"۔ نوریز نے بریسلیٹ اسکی کلائی میں پہنا کہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے کہا

۔

ماہین کی روح میں سکون اتر گیا تھا۔اللہ نے آج اسے اسکا اپنا گھر، شوہر، اور کئی رشتوں سے ایک ساتھ نواز دیا تھا۔اس نے اس پہ اللہ کا لاکھوں کروڑوں شکر ادا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

---------------------------------------------

----------------------------

۔"ماہین ایک بات بتاؤں "۔نورینہ نے باتوں ہی باتوں میں پوچھا۔دونوں قالین پہ کشن رکھ کے نیم دراز ٹی وی دیکھتے ساتھ ساتھ ڈرائے فروٹ کھا رہی تھیں۔

۔"جی بتائیں "۔ماہین نے پلیٹ سے کاجو اٹھاتے کہا۔

۔"حسیب اور اسکی فیملی کہیں جا رہے تھے راستے میں انکی کار کا ایک ٹرک کے ساتھ بیانک ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔اس میں حسیب کی ٹانگ کٹ گئی۔ناجیہ کی کمر کی ہڈی میں شدید چوٹیں آنے کے باعث وہ معذور ہو چکی ہے"۔

۔"نورینہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ انکے حال پہ رحم کریں۔اللہ جانتا ہے نورینہ میں نے انکو کبھی بد دعا نہیں دی تھی"۔ماہین نے کاجو واپس پلٹ میں رکھے اور نورینہ سے بولی۔اس کو انکے بارے میں یہ سب جان کے دکھ ہوا تھا۔جو بھی تھا اس نے ان کا برا کبھی نہیں چاہا تھا۔وہ کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ماہین رات کو ان کے بارے میں سوچ کے دکھی ہوئی انکی زندگی کی، انکی بہتری کی لاکھوں دعائیں کی۔ کیونکہ انکے بچے تھے چھوٹے چھوٹے جن کو انکی بہت ضرورت تھی۔

جانے انجانے میں اگر کبھی کسی کا دل دکھایا ہو یا ناانصافیاں کر دی ہوں زندگی میں تو مرنے سے پہلے کوشش کر کے ان لوگوں سے معافی مانگ لینی چاہیئے۔ انسان معاف کر دے تو اللہ بھی معاف کر دیتا ہے۔ انسان معاف نا کرے تو اللہ انصاف کرتا ہے اور اللہ جب انصاف کرتا ہے تو اس میں کہیں بھی کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ اللہ کا انصاف بڑا "کڑا" ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

------------------------------------------------------------

------------------------------------------------------------

--------------------------

۔"ہاں نوریز مل گئی ماہین یہ کچن میں چائے بنا رہی۔ماہین نوریز کی کال ہے۔لو کرو بات"۔نورینہ نے موبائل اسکی طرف بڑھایا۔

۔"اسلام علیکم۔کیسی ہیں آپ ؟۔ماہین کب آ رہی ہیں آپ واپس۔ایک تو آپ اپنے بھائی کے گھر جا کے مجھے بھول ہی جاتی ہیں۔اگلی دفعہ یا تو میں نے آپ کو جانے ہی نہیں دینا یا پھر میں بھی ساتھ ہی جاؤں گا۔میرا نہیں دل لگتا آپ کے بنا"۔نوریز بیڈ پہ الٹا لیٹے موبائل کان سے لگائے سلام دعا کے بعد برے برے منہ بناتا نان سٹاپ ماہین کو نورینہ اور عرشان کی طرف جا کہ رہنے پہ اسکی یاد میں جذباتی ہو کہ باتیں سنا رہا تھا۔

۔"واعلیکم سلام۔میں ٹھیک نہیں ہوں کیونکہ دل تو میرا بھی آپ کے بنا نہیں لگتا۔ میں بھائی سے کہہ کے کل ہی واپسی کی ٹکٹ منگواتی ہوں اور جتنی جلدی ہو سکے اپنے گھر آتی ہوں"۔ماہین نے نوریز سے زیادہ جذباتی پن کا مظاہرہ کیا۔

www.novelsclubb.com

۔"ہاں جان جلد سے جلد آجاؤ۔تاکہ گھر میں رونق اور میرے دل کو قرار آئے"۔

نوریز نے محبت سے چور لہجے میں کہا اور کچھ دیر بات کر کے کال بند کر دی۔کچھ منٹوں بعد اس کے موبائل پہ میسج بیل ہوئی۔اسنے موبائل کی سکرین آن کی تو سامنے ماہین کے بیجھے میسج کا نوٹیفیکیشن تھا اس نے جلدی سے میسج اوپن کر کے پڑھا میسج میں ایک عام سا شعر تھا مگر اس کی اہمیت کوئی نوریز سے پوچھتا۔

وہ پہلے صرف مری آنکھ میں سمایا تھا

پھر ایک روز رگوں تک اتر گیا مجھ میں

www.novelsclubb.com

ماہین کا میسج پڑھ کے نوریز نے بھی جواباً میسج لیکھا مگر لکھا فقط ایک لفظ۔

الحمداللہ

منیب نے کہا تھا محبت نصیب کے دروازے پہ بار بار دستک نہیں دیا کرتی۔ یہ ایک بار روٹھ جائے تو منانے نہیں آتی۔ مگر جب اللہ چاہے تو کیا ناممکن ہے۔ اور یہ معجزہ بھی ماہین کی زندگی میں ہوا تھا۔ اللہ نے ماہین اور نوریز کے دلوں کو ایک دوسرے کی محبت سے بھر دیا تھا۔

ممکن ناممکن تو ہم انسانوں کی سوچ ہے۔ اللہ کی ایک "کن" کے بعد کچھ بھی ناممکن نہیں رہتا۔

----------------------------------------

www.novelsclubb.com



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM